خلائی جہاز کی تباہی
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

## ترتیب


- کیٹی دیوناگ کے پاس
- چاند کے بھیانک غار
- تباہ کن انجکشن
- خلائی جہاز کی تباہی
- ہم شکل ناگ اور کیٹی


# کیٹی دیوناگ کے پاس

تانیا چشمے میں پانی آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ جب تک چشمے پانی سے بھر نہیں جاتا وہ اسی میں غوطہ لگا کر لوکاشی کے پاس نہیں جا سکتی تھی۔ شام ہوگئی تو تانیہ کی تالی کا طلسم ختم ہوگیا۔ اور وہ ظاہر ہوگئی۔ وہ سب کو دکھائی دینے لگی۔ وہاں سب کو پتہ چل گیا تھا کہ تانیا کنیز نے بادشاہ کو خنجر مار کر ہلاک کیا ہے۔ جونہی ایک غلام کی نظر تانیا کنیز پر پڑی اس نے شور مچا دیا۔ دوسرے غلام اس کی طرف دوڑے کہ اسے پکڑ کر جلاد کے حوالے کریں۔ تانیا کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا۔ اسے گھمنڈ تھا کہ وہ زبردست طاقت رکھتی ہے۔ اس نے ایک غلام کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اچھالنا چاہا تو وہ ایسا نہ کر سکی اور خود زمین پر گر پڑی۔ فوراً اسے احساس ہوگیا کہ اس کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ وہ پتھر کی دیوار کی طرف بھاگی۔ غلام اس کے پیچھے دوڑے۔ پتھر کی دیوار چھوٹی تھی۔ تانیا نے بغیر سوچے سمجھے کہ اس کی دوسری طرف کیا ہے چھلانگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



لگا دی۔ دوسری طرف ایک گہری کھائی تھی۔ تانیا دھڑام سے کھائی کی جھاڑیوں میں گر پڑی۔ جھاڑیوں سے نیچے گری تو ایک پتھر سے ٹکرائی۔ مگر اسے چوٹ بالکل نہ لگی۔ اس کا مطلب تھا کہ اگرچہ اس کی طاقت ختم ہو گئی تھی۔ مگر وہ مر نہیں سکتی تھی۔

تانیا نیچے خشک نالے میں چھوٹے چھوٹے پتھروں پر جا گری شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا پھیل رہا تھا۔ وہ اٹھ کر ایک طرف کو دوڑنے لگی۔ اوپر سے اب سپاہی اس پر تیر برسا رہے تھے۔ دوڑتے دوڑتے اس کا سانس بالکل نہیں پھول رہا تھا۔ وہ بھاگتی چلی گئی۔ اس نے دو تین بار تالی بجائی کہ شاید اس طرح سے وہ غائب ہو جائے۔ مگر تانیا غائب نہ ہو سکی۔ آگے ایک نہر آ گئی۔ تانیا نے نہر میں چھلانگ لگا دی۔ نہر کا پانی بہت تیز تھا۔ وہ اسے بہا کر دو دو پہاڑیوں کے بیچ میں لے گیا۔ اب وہ سپاہیوں سے دور ہو گئی تھی۔

نہر پہاڑیوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی ایک بہت اونچے پہاڑ کی سرنگ میں داخل ہو گئی۔ یہاں گھپ اندھیرا تھا۔ تانیا کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ پانی کی لہریں اسے بہائے لئے جا رہی تھیں اسے سردی بھی نہیں لگ رہی تھی۔ آگے اسے ایسی زوردار آواز سنائی دینے لگی جیسے پانی بڑے زور شور سے کسی جگہ گر



رہا تھا۔ تانیا نے سرنگ کے کنارے کو پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہی۔ پیچھے سے پانی کی ایک تیز لہر آئی۔ جس نے تانیا کو اچھال کر سامنے والی دیوار کی طرف پھینک دیا۔ سامنے والی دیوار میں ایک تاریک شگاف تھا۔ تانیا اس شگاف میں جا کر گری۔ وہ گیلے پتھروں پر پڑی تھی۔ اچانک اسے ایک سانپ ایسی پھنکار سنائی دی۔ تانیا جلدی سے اٹھ بیٹھی۔ اور ڈر کر اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تکنے لگی۔ اسے سفید رنگ کا ایک سانپ نظر آیا جو اپنا پھن اٹھائے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

تانیا کا ایک بار تو مارے خوف کے خون خشک ہو گیا۔ اس نے دوبارہ نہر میں چھلانگ لگانے کی کوشش کی تو اسے محسوس ہوا کہ وہ پتھروں سے چپک گئی ہے۔ اور اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہل سکتی۔ اب تو تانیا کو پسینہ آ گیا۔ لیکن اس خیال سے اسے تسلی بھی ہو رہی تھی کہ وہ تو مر چکی تھی اب دوبارہ کیسے مرے گی؟ سانپ اب اس کے بالکل سامنے آ کر اپنا پھن لہرا رہا تھا۔ تانیا اسے سہمی ہوئی نظروں سے تک رہی تھی۔ اسے سانپ کی مردانہ آواز آئی۔

"تم جانتی ہو تم نے کیا گناہ کیا ہے؟"

تانیا پہلے تو سکتے کی حالت میں بیٹھی رہی۔

پھر بولی:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"میں نے ایک ظالم بادشاہ کو قتل کیا ہے۔ اس نے میرے سمیت چھ لڑکیوں کو قتل کیا تھا۔ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔"

سفید سانپ نے کہا:

"یہ ظالم بادشاہ تو پہلے ہی مر چکا ہے اور دوزخ میں اپنے گناہوں کی سزا بھگت رہا ہے۔ تم نے اسے کیا ہلاک کرنا تھا۔ لوکاشی جادوگرنی نے تمہیں جس دنیا میں اپنے طلسم کے زور سے بھیجا ہے۔ یہ دنیا خواب کی دنیا ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔"

تانیا نے کہا:

"تو پھر میں نے اور کون سا گناہ کیا ہے۔؟"

سفید سانپ بولا:

"تم جس کیٹی نام کی لڑکی کو اپنے قابو میں کر کے لوکاشی جادوگرنی کے حوالے کر آئی ہو۔ وہ ناگ دیوتا کی بہن ہے۔"

تانیا سفید سانپ کا منہ تک رہی تھی۔

سفید سانپ کہہ رہا تھا:

"کیٹی ناگ دیوتا اور اپنے بھائی تھیو سانگ کے ساتھ دیوار چین کی سیر کرنے آئی تھی کہ تم نے اسے طلسم کے



ذریعے اپنے قابو میں کر لیا۔ کیونکہ لوکاشی جادوگرنی نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم کوئی ایسی لڑکی اسے لا دو جو کسی دوسری دنیا کی رہنے والی ہو۔ تو وہ تمہیں قدیم زمانے میں بھیج دے گی۔ جہاں تم سمرقند کے بادشاہ تلائی سے اپنے قتل کا بدلہ لے سکو گی۔ یہ لوکاشی جادوگرنی نے تمہیں جھانسہ دیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ایک بار تم پرانے زمانے میں چلی گئی تو پھر واپس نہ آ سکو گی۔ تم اس کے دھوکے میں آ گئیں۔ تم نے ناگ دیوتا کی بہن کیٹی کو لوکاشی جادوگرنی کے حوالے کر دیا اور خود سیاہ پانی والے حوض میں غوطہ لگا کر یہاں آ گئیں۔ تم نے یہاں ایک ایسے بادشاہ کو قتل کیا جس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ جو محض ماضی کا، گذرے ہوئے زمانے کا ایک سایہ تھا۔ مگر تم خود یہاں آ کر پھنس گئیں۔ اب اس چشمے میں کبھی پانی نہیں آئے گا۔ جس میں ڈبکی لگا کر تمہیں واپس دیوار چین والی کوٹھڑی میں جانا تھا۔"

تانیا نے کہا:

"اگر یہ بات ہے تو مجھے کیا فرق پڑے گا۔ میں بھی تو مر چکی ہوں۔ میں بھی تو ایک روح ہوں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سفید سانپ بولا:

"یہی تمہاری بھول ہے۔ تم روح ضرور ہو۔ مگر تمہارے اعمال میں ایک لڑکی کیٹی کا اغوا اور ایک انسان کے قتل کا گناہ شامل ہوگیا ہے۔ اگرچہ تم نے تلائی بادشاہ کو قتل نہیں کیا مگر تمہارا ارادہ اسے قتل کرنے کا ہی تھا۔ اور فیصلہ نیتوں پر ہوتا ہے۔ تم بادشاہ کو قتل کرنے کی نیت سے آئی تھیں۔"

تانیا نے جھنجھلا کر کہا:

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ اور تم کون ہو"؟

سفید سانپ بولا:

"میں شاہ ناگ ہوں۔ ماضی کے زمانے کا سب سے بڑا سانپ شاہ ناگ جس کی فرعون بادشاہ پرستش کرتا تھا میں تمہیں صرف یہ بتانے آیا ہوں کہ اس دنیا میں جو کسی کے ساتھ برائی کرتا ہے۔ اس کو اس برائی کا بدلہ ضرور مل کر رہتا ہے۔"

تانیا نے کہا:

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں مر چکی ہوں۔ تم مجھے دوبارہ نہیں مار سکتے۔"

سفید سانپ بولا:



"موت تو کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ تو انسان کو آخرت کی دنیا میں پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ دنیا کی تکلیف تو موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن گناہگار کو جو سزا آخرت میں ملتی ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتی۔ تمہارے ساتھ بھی یہی ہونے والا ہے۔"

یہ کہہ کر سفید سانپ نے اپنے منہ سے ایک شعلہ نکالا جو تانیا پر جا کر گرا۔ تانیا کے سارے جسم کو آگ لگ گئی۔ تانیا تڑپ اٹھی۔ مگر وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتی تھی۔ آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔

تانیا نے چیخ کر کہا:

"اے خدا مجھے معاف کر دے۔ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتی ہوں۔ میں توبہ کرتی ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی آگ بجھ گئی۔ اور تانیا کے جسم کو ایسے سکون مل گیا۔ جیسے اسے کبھی آگ نہیں لگی تھی۔ سفید سانپ غائب ہو چکا تھا۔

اسے سفید سانپ کی آواز سنائی دی:

"تانیا! خدا نے تیری توبہ قبول کر لی۔ خدا نے تجھے معاف کر دیا۔ وہ بہت بڑا معاف کرنے والا ہے۔ اسی کی رحمت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کی کوئی حد نہیں ہے۔ تو آزاد ہے۔"

تانیا نے اسی وقت سجدے میں گر کر خدا کا شکر ادا کیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اب وہ واپس اپنی دنیا میں جا کر ناگ دیوتا کی بہن کیٹی کو لوکاشی جادوگرنی کی قید سے آزاد کروا کر خود آسمان کی طرف پرواز کر جانا چاہتی تھی۔

تانیا پتھر سے الگ ہو چکی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو بے حد ہلکا پھلکا محسوس کیا۔ جیسے وہ ایک نیک روح ہو۔ وہ سرنگ کی نہر سے اوپر ہوتی ہوئی باہر پہاڑوں میں نکل آئی۔ یہاں سے روشنی شروع ہوتی تھی۔ تانیا نے دیکھا کہ وہ ایک بار پھر غائب ہو چکی تھی۔ اور اسے اپنا آپ نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ ایک روح بن چکی تھی۔ نیک اور ہلکی پھلکی روح۔ تانیا وہاں سے اڑتی ہوئی محل کے شاہی چشمے پر پہنچی۔ وہ شام کے وقت سرنگ میں داخل ہوئی تھی۔ جب سرنگ سے باہر نکلی تو دن نکل چکا تھا۔

تانیا نے دیکھا کہ چشمے میں پانی لبالب بھرا ہوا تھا۔ وہ بڑے سکون سے پانی میں اتر گئی۔ اس نے پانی میں غوطہ لگایا اور جب اپنا سر پانی سے باہر نکالا تو وہ سمرقند کے بھیانک کھنڈروں والے سیاہ پانی کے حوض میں واپس آچکی تھی۔ تانیا جلدی سے حوض سے باہر آگئی۔ وہ اب بھی روح کی طرح غائب تھی۔ وہ سیدھی لوکاشی کی



کوٹھڑی کی طرف گئی۔ لوکاشی کو اپنے جادو کے زور سے پہلے ہی پتہ چل گیا تھا کہ تانیا اس سے کیٹی کو چھیننے کے لئے آرہی ہے۔ چنانچہ اس نے کیٹی کو کھنڈروں میں ایک گڑھے میں بند کر کے اوپر پتھر رکھ دیا تھا۔ کیٹی بے ہوش تھی۔

جب تانیا کوٹھڑی میں داخل ہوئی تو لوکاشی جادوگرنی نے مکاری سے پوچھا!

"کیا تو نے تلائی بادشاہ سے اپنا انتقام لے لیا؟ اب تیری شرط پوری ہوگئی ہے تو واپس اپنے بت میں جا کر سما جا۔"

تانیا نے لوکاشی کو گھور کر دیکھا اور کہا!

"میں نے کسی سے کوئی بدلہ نہیں لیا۔ بلکہ خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لی ہے۔ خدا نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ اب میرا فرض ہے کہ میں کیٹی کو تجھ سے آزاد کراؤں۔"

لوکاشی کو تانیا کی نیت کا علم تھا۔

وہ بولی:

"تانیا: یہ تو کیا کہہ رہی ہے۔؟"

تانیا نے کہا:

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں لوکاشی۔ مجھے کیٹی واپس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کر دے۔ میں اسے لینے آئی ہوں"

اب لوکاشی نے تانیا کو بتایا کہ کیٹی تو اس کے جانے کے بعد ہی فرار ہو گئی تھی۔ تانیا کو اس بات کی حیرت ہوئی۔

اس نے کہا:

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تو جادوگرنی ہے۔ وہ تیری قید سے کیسے بھاگ سکتی ہے۔؟ کیٹی تو بے ہوش تھی۔

لوکاشی ہاتھ ملتے ہوئے بولی:

"میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ کیٹی خلا کی رہنے والی ہے تھوڑی دیر کے لئے تو یہ بے ہوش رہی۔ پھر وہ غائب ہو گئی۔ میں خود پریشان ہوں کہ اب کیا کروں۔ ہزاروں سال کے بعد ایسی خلائی لڑکی ہاتھ لگی تھی"

تانیا کو لوکاشی پر شک ہوا کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے

اس نے غصے میں کہا:

"لوکاشی سچ سچ بتا کیٹی کہاں ہے۔ نہیں تو میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گی"

لوکاشی نے ایک بھیانک قہقہہ لگایا۔

اور کہا:



"تانیا: یہ مت بھول کہ محض ایک روح ہے اور تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ میں اگر چاہوں تو تمہیں ابھی ایک بدروح چڑیل بنا سکتی ہوں"

تانیا نے لوکاشی پر حملہ کر دیا۔ اس نے لوکاشی کو بالوں سے پکڑ لیا۔ مگر لوکاشی اپنے جادو کے زور سے غائب ہو گئی۔ لوکاشی تانیا کو ایک بدروح چڑیل میں بدلنا چاہتی تھی۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکی۔ تانیا نے کیٹی کو جگہ جگہ تلاش کیا۔ مگر وہ اسے نہ ملی۔ دوسری طرف تانیا کو دیر ہو رہی تھی۔ اس کا زمین سے آسمان کی طرف پرواز کرنے کا وقت قریب آ رہا تھا۔ اس نے کیٹی کو آوازیں بھی دیں ہر جگہ ایک بار پھر تلاش کیا۔ مگر کیٹی اسے کہیں نہ ملی۔ آخر اس کا وقت آگیا۔ تانیا نے آنکھیں بند کر لیں۔ خدا سے اپنی غلطیوں کی ایک بار پھر معافی مانگی اور آسمان کی طرف پرواز کر گئی۔

لوکاشی اسے دیکھ رہی تھی۔ جب تانیا کی روح وہاں سے چلی تو لوکاشی اس گڑھے کے پاس آئی۔ جس میں کیٹی بے ہوش پڑی تھی۔ اس نے پتھر اٹھایا۔ کیٹی آنکھیں بند کئے پڑی تھی۔ لوکاشی نے قریب ہی ایک سوراخ میں ہاتھ ڈال کر ایک سبز رنگ کا چھوٹا سا سانپ باہر نکال لیا۔ سانپ پھنکارتا ہوا کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



لوکاشی نے سانپ کی زبان میں اسے کہا:

"سانپوں کے سیارے میں دیوناگ کو خبر کر دے کہ میں نے اس کے لیے خلا کی ایک حسین لڑکی کو اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ وہ یہاں آکر اس لڑکی کیٹی کو اپنے ساتھ سانپوں کے سیارے میں لے جائے اور مجھے میرا انعام دے۔"

سنہری سانپ یہ سن کر غائب ہوگیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد آسمان سے غبار کا ایک گولہ سا نیچے آتا دکھائی دیا۔ یہ دیوناگ تھا جو خلا میں سانپوں کی زمین سے سبز سانپ کے ساتھ ہماری دنیا میں آرہا تھا۔ وہ روشنی سے بھی تیز رفتار کے ساتھ نیچے آگیا تھا۔ زمین پر دیوناگ لوکاشی کے سامنے پھن پھیلا کر کھڑا ہوگیا۔ دیوناگ سانپوں کی خلائی دنیا کا سب سے بڑا سانپ تھا۔ جس طرح کستوری ناگن ناگنوں کی دنیا کی ملکہ تھی۔ اسی طرح دیوناگ سانپوں کے ایک سیارے کا بادشاہ تھا۔ اس سیارے میں تمام سانپ ہی رہتے تھے اور ہر سانپ اپنی مرضی کی ناگن سے شادی کرتا تھا۔ وہ اپنی مرضی کی ناگن کسی دوسرے سیارے سے جاکر لاتے تھے۔ چونکہ دیوناگ اس سیارے کا بادشاہ تھا اور انسان کی شکل بھی بدل سکتا تھا اس لیے اس پر واجب تھا کہ وہ کسی دوسرے خلائی سیارے کی ایک ایسی لڑکی سے شادی کرے جو ناگن نہ ہو مگر اس کے جسم سے ناگ دیوتا



کی خوشبو آتی ہو۔ اور یہ لڑکی کیٹی ہی تھی۔ جو سب سے پہلے دیوار چین کی ڈیوڑھی میں داخل ہوئی اور خوشی جادوگرنی نے تانیا کے بت کی مدد سے اسے قابو میں کر لیا۔ لوکاشی نے اپنے سامنے دیوناگ کو سانپ کے روپ میں دیکھا تو کہا:

"دیوناگ! یہ ہے وہ خلائی لڑکی جس کی تجھے تلاش تھی۔ دیکھ لے اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو بھی آتی ہے۔ اور یہ خلا کی مخلوق بھی ہے۔"

دیوناگ نے جھک کر کیٹی کے ہاتھ کو سونگھا۔ واقعی اس میں سے ناگ دیوتا کی خوشبو آرہی تھی۔ اور کیٹی حسین بھی تھی اس کے چہرے پر وہ خاص خلائی مخلوق کی چمک بھی تھی جو صرف دیوناگ ہی پہچان سکتا تھا۔

اس نے خوش ہو کر لوکاشی سے کہا:

"لوکاشی! تم نے میری شرط پوری کر دی اب میں تمہاری شرط پوری کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر دیوناگ انسان کی شکل میں آگیا۔ وہ کالے رنگ کا کالی مونچھوں والا بدصورت آدمی تھا۔ اس نے ایک بڑے پتھر کو اٹھا لیا۔ پتھر دیوناگ کے ہاتھ میں آتے ہی ایک چمکتا ہوا ہیرا بن گیا۔ یہ ہیرا انمول تھا۔ لوکاشی اگرچہ جادوگرنی تھی مگر وہ کسی پتھر کو ہیرے میں تبدیل نہیں کر سکتی تھی۔ لوکاشی نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



بڑا ہیرا لے لیا اور دیوناگ نے کیٹی کے ماتھے پر ہاتھ رکھ دیا ہاتھ رکھتے ہی کیٹی ایک ناگن بن گئی۔ کیٹی ناگن کا رنگ کیسری تھا۔ دیوناگ نے کیٹی ناگن کو اپنی گردن میں لپیٹ لیا اور خلا کی طرف پرواز کر گیا۔ سبز سانپ بھی اپنے بل میں گھس گیا لوکاشی بھی وہاں سے ہیرا لے کر غائب ہو گئی۔

دیوناگ تو کیٹی کو ناگن بنا کر اپنے ساتھ سانپوں کے سیارے کی طرف لے گیا۔ دوسری طرف عنبر ناگ ماریا تھیو سانگ اور جولی سانگ اور بوڑھا چینی دیوار چین کی اسی ڈیوڑھی میں بیٹھے کیٹی کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہے تھے جہاں تانیا کا بت موجود تھا۔ مگر اس بت کا اب کوئی فائدہ نہیں تھا۔ کیونکہ تانیا اب اس بت میں نہیں تھی وہ آسمان کی طرف پرواز کر گئی تھی۔ عنبر نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ہمیں یہاں زیادہ دیر نہیں رکنا چاہئے کیونکہ یہاں کیٹی کی خوشبو بھی نہیں ہے۔ ناگ اور جولی سانگ کا خیال تھا کہ ہمیں کچھ دیر یہاں ضرور ٹھہرنا چاہئے۔ تھیو سانگ اور ماریا نے بھی اس خیال کی تائید کی۔ بوڑھا چینی بھی اسی خیال کا حامی تھا چنانچہ وہ ایک ہفتے تک دیوار چین کے ساتویں دروازے کی ڈیوڑھی میں بیٹھے کیٹی کا انتظار کرتے رہے۔

جب سات دن گذر گئے اور کیٹی واپس نہ آئی تو ماریا



کہنے لگی:

"اب ہمیں یہاں سے چل دینا چاہئے"

جولی سانگ کہنے لگی:

"مگر ہم یہاں سے کس طرف جائیں گے"؟

عنبر نے کہا:

"ہمیں بائیں جانب گندھارا ملک کی طرف چلنا چاہئے۔ وہاں اس وقت یونانیوں کی حکومت ہے ہو سکتا ہے کیٹی کا وہاں سراغ مل جائے"

تھیو سانگ نے پوچھا:

"گندھارا میں ایسی کون سی بات ہے کہ ہم وہاں جائیں۔؟"

ناگ بولا:

"شاید اس لئے کہ گندھارا کا سارا علاقہ اس وقت دنیا کا گنجان آباد علاقہ ہے۔ جہاں آبادی زیادہ ہو گی۔ وہاں کیٹی کے ملنے کی امید بھی ہو سکتی ہے"

جولی سانگ بولی:

"تو پھر ٹھیک ہے۔ گندھارا کی طرف ہی چلو"

بوڑھے چینی نے آہ بھر کر کہا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"میرے بچو! میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اب مجھ میں زیادہ سفر کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ اس لئے تم مجھے اسی جگہ چھوڑ دو۔ میں اسی ملک کا رہنے والا ہوں یہاں سے میں کسی گاؤں کی طرف نکل جاؤں گا۔"

عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیو سانگ نے بوڑھے چینی کو وہیں چھوڑا اور ملک گندھارا کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس زمانے میں گندھارا کا ملک افغانستان سے لے کر ہمارے آج کے ٹیکسلا، راولپنڈی پشاور اور جہلم تک پھیلا ہوا تھا۔ اور اس پر سکندر اعظم کے ایک جرنیل سیلیوکس کی حکومت تھی۔ شمالی ہندوستان میں آج کے زمانے کے بہار، لکھنؤ دلی انبالہ اور بنگال تک راجہ چندر گپت موریا کی حکومت تھی۔ چندر گپت موریا کو موریا اس لئے کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے تاج میں مور کا پنکھ لگایا کرتا تھا۔ چندر گپت موریا بہت بڑی فوج جمع کر رہا تھا تاکہ حملہ کر کے یونانیوں سے جہلم پنڈی۔ پشاور اور قابل تک کا علاقہ واپس لے لیا جائے۔ بعد میں گندھارا کا نام تو ختم ہو گیا مگر اس کی نشانی کابل میں ایک شہر قندھار آج بھی آباد ہے۔

عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیو سانگ چین کے ملک کے پہاڑوں میں سے گذرتے گندھارا ملک کی طرف روانہ ہو گئے۔



اس زمانے میں ٹیکسلا اس ملک کا ایک بہت بڑا شہر تھا۔ یونانی جرنیل سیلیوکس اس شہر کے ایک محل میں بیٹھ کر دربار لگاتا تھا۔ آج بھی ٹیکسلا کے عجائب گھر میں اس زمانے کی بہت سی یادگاریں محفوظ ہیں۔ اس زمانے میں ٹیکسلا میں ایک بہت بڑی یونیورسٹی ہوا کرتی تھی۔ جہاں دور دور سے طالب علم پڑھنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اس یونیورسٹی میں ایک ہوسٹل بھی تھا۔ جس کے ایک ہزار کمرے تھے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ یہاں لڑکوں کی رہائش کھیل کود اور کھانے پینے کا بہترین انتظام تھا۔ بعد میں جب چندر گپت موریا نے یونانی جرنیل سیلیوکس کو شکست دے کر گندھارا پر قبضہ کر لیا تو چندر گپت موریا کے بعد راجہ اشوک جب تخت پر بیٹھا تو اس نے جگہ جگہ لوہے کی لاٹھیں زمین میں کھڑی کر کے ان پر بدھ مت کے اخلاقی اقوال کندہ کرائے۔ اسی قسم کی ایک لاٹھ آج بھی ٹیکسلا اور ایبٹ آباد میں مانسہرہ کے مقام پر دیکھی جا سکتی ہے۔ راجہ اشوک نے ٹیکسلا میں ستوپا بھی بنوائے ان میں سے صرف ایک ستوپا باقی رہ گیا ہے۔ ستوپا ایک ٹیلہ ہوتا ہے جس کی دیواروں پر بدھ مت کے بانی گوتم بدھ کی زندگی کے واقعات اور اقوال زریں کو پتھروں پر کھودا جاتا تھا۔

اب ہم عنبر ناگ ماریا تھیو سانگ اور جولی سانگ کی طرف آتے ہیں۔ جن دنوں وہ چین سے گندھارا کی طرف سفر کر رہے تھے ان دنوں ٹیکسلا پر یونانی جرنیل سیلیوکس کی حکومت تھی۔ سکندر اعظم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس سارے علاقے کو فتح کرنے کے بعد مر گیا تھا۔ اور ٹیکسلا کو اپنے جرنیل سلیوکس کے حوالے کر گیا تھا۔ اس علاقے میں یونانی آ کر آباد ہونے لگے تھے۔ ٹیکسلا شہر بے حد خوبصورت اور بارونق تھا۔ کھلی بہتر گلیاں تھیں لکڑی کے کئی کئی منزلہ مکانات تھے یونانیوں نے اپنے اور اپنی ہندو رعایا کے لئے کئی عبادت گاہیں بنائی ہوئی تھیں۔ چین سے ٹیکسلا تک کا سفر بہت لمبا تھا۔ عنبر ناگ ماریا اور جولی سانگ اور تھیو سانگ پہلے تو اکیلے ہی دشوار گزار پہاڑی علاقے میں گھوڑوں پر سوار سفر کرتے رہے۔ پھر انہیں منگولیا میں ایک قافلہ مل گیا جو ٹیکسلا کی طرف جا رہا تھا۔ یہ لوگ بھی اس قافلے میں شامل ہو گئے۔

عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیو سانگ کو اس قافلے میں چھوڑ کر ہم واپس کیٹی کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ کیا گزری؟ دیوناگ کیٹی کو لے کر خلا میں اپنے سانپوں کے سیارے پر پہنچ گیا۔ یہ سیارہ کستوری ناگن کے سیارے سے زیادہ دور نہیں تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ کستوری ناگن بھی ناگ کے ہم شکل ناگ کو زمین سے اپنے ساتھ اپنے سیارے پر لے گئی تھی۔ وہ ناگ کو اصلی ناگ سمجھ رہی تھی جبکہ وہ اصلی ناگ نہیں تھا۔ بلکہ ناگ کا ایک ہم شکل ناگ تھا۔ جو بوڑھے سانپ اور ناگ کے صلاح مشورے سے بنایا گیا تھا تاکہ کستوری ناگن



اس سے بیاہ کر کے اصلی ناگ کا پیچھا چھوڑ دے۔ ہم نے اس وقت یہ بھی لکھا تھا کہ ہم شکل ناگ کو عنبر ناگ ماریا کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ اس کا ذہن بالکل صاف تھا۔ اس کے ذہن میں صرف یہی ایک خیال ڈال دیا گیا تھا کہ تم ناگ دیوتا ہو اور کستوری ناگن سے تمہاری شادی ہو چکی ہے۔ کستوری ناگن اپنے طور پر بڑی خوش تھی کہ آخر وہ ناگ دیوتا سے بیاہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے اسے ابھی تک معلوم نہیں تھا کہ جس ناگ سے اس نے شادی کی ہے وہ ناگ دیوتا نہیں ہے۔ بلکہ اس کا نقلی ہم شکل ناگ ہے۔

جب دیوناگ کیٹی کو سانپ کی شکل میں لے کر اپنے سانپوں کے سیارے پر پہنچا تو سیارے کے تمام سانپوں نے جشن منایا۔ وہ بہت خوش ہوئے کہ ان کا بادشاہ سانپ آخر اپنے لئے دوسرے سیارے کی ایک خوبصورت خلائی لڑکی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ کیٹی اب ہوش میں آ چکی تھی۔ دیوناگ نے سیارے کے محل میں آتے ہی خود بھی انسانی شکل اختیار کر لی تھی اور کیٹی کو بھی انسانی شکل میں لے آیا تھا شادی کے لئے دوسرے مہینے کی ایک تاریخ مقرر کر دی گئی دربار میں تمام سانپ موجود تھے۔ دیوناگ نے ان کے سامنے اپنی شادی کی تاریخ کا اعلان کر دیا۔ پھر سب کے سامنے کیٹی کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سانپ بنا کر دکھایا۔ اور بتایا کہ یہی خلائی لڑکی اس کی بیوی بننے کے لائق تھی۔ تمام سانپوں نے پھنکاریں مار کر اور سیٹیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ کیٹی ہوش میں تھی اسے سب کچھ یاد تھا۔ اس کی یادداشت ویسی کی ویسی تھی اب اسے معلوم ہوا کہ دیوناگ اسے دیوار چین سے اغوا کر کے کسی طرح سانپوں کے سیارے پر لے آیا ہے اور اگلے مہینے اس سے شادی کرنے والا ہے کیٹی بہت پریشان ہو گئی۔ وہ کسی نہ کسی طرح اس سیارے سے فرار ہونا چاہتی تھی۔ مگر وہاں کے حالات دیکھ کر بہت جلد کیٹی کو احساس ہو گیا کہ سانپوں کے اس سیارے سے فرار ہونا تقریباً ناممکن ہے۔

کیٹی اگرچہ خلائی مخلوق تھی مگر وہ راکٹ یا اڑن طشتری کے بغیر خلا میں پرواز نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اپنے آپ سانپ بھی نہیں بن سکتی تھی۔ اس کو تو صرف دیوناگ ہی سانپ بنا سکتا تھا۔ کیٹی کو محل کا اوپر والا کمرہ دے دیا گیا۔ وہ عورت کی شکل میں تھی۔ اور دو سانپ عورتوں کی شکل میں اس کی خدمت اور دیکھ بھال کے لئے لگائے گئے تھے۔ کمرے کے باہر چار سانپ پھن اٹھا کر ہر وقت پہرہ دیتے تھے۔ صبح کو جو سانپ پہرہ دیتے شام کو ان کی جگہ دوسرے چار سانپ آجاتے یہ سانپ بہت بڑے بڑے تھے۔ اور ہر وقت پھن اٹھا کر



ادھر ادھر نگرانی کرتے رہتے۔

کیٹی دن بھر محل کے مینار والے کمرے میں پڑی رہتی صرف شام کو دیوناگ آتا اور اسے ساتھ لے کر محل کے باغ میں سیر کرانے لے جاتا تھا۔ وہ کیٹی کے ذہن کو یہ کہہ کر شادی کے لئے تیار کر رہا تھا کہ اب وہ بھاگ کر کہیں بھی نہیں جا سکتی اور یہی سیارہ اب اس کا گھر ہے۔ وہ اسی سیارے میں ملکہ ناگن بن کر رہے گی۔ کیٹی نے شروع شروع میں تو اس پر غصے کا اظہار کیا مگر پھر یہ سوچ کر کہ اسے کسی طریقہ سے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ یہاں سے یہ سانپ دوسرے سیارے میں کیسے جاتے ہیں۔ دیوناگ سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا شروع کر دی تھیں مگر دیوناگ بڑا ہوشیار سانپ تھا۔ وہ کیٹی پر اس وقت تک بھروسہ نہیں کر سکتا تھا جب تک کہ اس کے ساتھ شادی نہیں ہو جاتی۔ چنانچہ اس نے کیٹی کی نگرانی جاری رکھی اور اس کے کمرے کے باہر جو سانپ پہرے پر بٹھائے تھے انہیں وہیں بیٹھے رہنے کا حکم دیا۔

جوں جوں شادی کے دن قریب آ رہے تھے کیٹی پریشان ہو رہی تھی۔ کیونکہ اسے دوسرے نوکرانی سانپوں سے یہ پتہ چل گیا تھا کہ دیوناگ سے بیاہ کر لینے کے بعد اس کے ذہن سے باقی ساری یادیں مٹ جائیں گی۔ اور صرف یہی یاد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



رہے ہاں وہ دیوناگ کی سانپ بیوی ہے۔ اور اس کے ساتھ اسے ساری زندگی گزارنی ہے۔ جو وہاں کی عمروں کے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر تھی۔ اس کے باوجود کیٹی نے ہمت نہیں ہاری تھی۔ وہ آزاد ہونے اور وہاں سے بھاگ نکلنے کے بارے میں مسلسل سوچتی رہتی تھی۔ ایک دن ایسا ہوا کہ ایک سانپ نوکرانی نہ آئی۔ جب وہ دوسرے روز آئی تو کیٹی نے اس سے نہ آنے کی وجہ پوچھی تو نوکرانی سانپ نے اسے روتے ہوئے بتایا کہ اس کا ایک ہی سانپ بیٹا ہے۔ جو پرسوں مر جائے گا۔

کیٹی بڑی حیران ہوئی۔ اس نے پوچھا!

"تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ وہ پرسوں مر جائے گا"؟

سانپ نوکرانی نے آنسو پوچھتے ہوئے کہا!

"میرے اکلوتے سانپ بیٹے کو ایک ایسی بیماری لگ گئی ہے جس کا یہاں کوئی علاج نہیں ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے ہی سانپ بچے پہلے ہی مر چکے ہیں۔ جب انہیں یہ بیماری لگتی ہے تو وہ سوکھنا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر پندرہ دنوں کے بعد مر جاتے ہیں"

سانپ نوکرانی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور بولی!

"پرسوں میرے بچے کے بھی پندرہ دن پورے ہو



ہو جائیں گے اور وہ مر جائے گا"

سانپ نوکرانی زاروقطار رو رہی تھی۔ کیٹی کو اچانک خیال آگیا کہ ایک بار ناگ نے اسے ایک خاص منتر یاد کرایا تھا کہ اگر وہ یہ منتر سات بار پڑھ کر پانی دم کرکے اور وہ پانی کسی بھی مرتے ہوئے بیمار انسان یا جانور کو پلا دیا جائے تو اس کی بیماری دور ہو جائے گی اور وہ پھر سے تندرست ہو جائے گا۔ کیٹی نے سانپ نوکرانی سے کہا۔ میں تمہارے بچے کی بیماری دور کر دوں گی۔ تم ایک بوتل میں تھوڑا سا پانی لاؤ۔ پہلے تو سانپ نوکرانی کو یقین نہ آیا کہ یہ لڑکی اس کے بچے کو تندرست کر سکے گی۔ لیکن جب کیٹی نے بہت اصرار کیا تو سانپ نوکرانی پانی کی ایک چھوٹی بوتل لے آئی۔ کیٹی نے بوتل اپنے سامنے رکھ لی اور منتر پڑھنے سے پہلے سانپ نوکرانی کو کہا!

"لیکن تمہیں اس کے عوض میرا ایک کام کرنا ہوگا"

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



# چاند کے بھیانک غار

سانپ نوکرانی نے پوچھا:

"بہن تم مجھے جو کام بھی کہو گی میں ضرور کروں گی مگر میرے بچے کو موت کے منہ سے بچاؤ۔"

کیٹی نے کہا:

"تمہارا بچہ تندرست ہو جائے گا۔ وہ موت کے منہ میں نہیں جائے گا۔ مگر تمہیں اس کے بدلے میں ایک قول دینا ہوگا کہ تم مجھے یہاں سے فرار ہونے کی کوئی ترکیب بتاؤ گی۔"

سانپ نوکرانی سوچ میں پڑ گئی۔

پھر بولی:

"بہن: میں تمہیں اس ستارے سے فرار ضرور کروا سکتی ہوں لیکن اگر تم اپنی زمین پر واپس جانے کی خواہش مند ہو تو یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔"

کیٹی نے سوچا کہ اس منحوس ستارے سے تو چھٹکارا ملے۔



خواہ وہ کسی اور ستارے میں پہنچ جائے۔ وہاں جا کر وہ خود کوئی طریقہ زمین پر واپس جانے کا نکال لے گی۔

اس نے کہا:

"تم مجھے اس ستارے سے نکال دو۔ مگر تمہیں سانپ دیوتا کی قسم کھا کر مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا۔"

سانپ نوکرانی بولی:

"بہن: تم میرے بچے کو دوبارا زندگی دو گی۔ میں پھر اپنے قول سے کیسے پھر سکتی ہوں! تم میرے بچے کو اچھا کر دو۔ میں تمہیں ناگ دیوتا کی قسم کھا کر قول دیتی ہوں کہ اپنا وعدہ پورا کروں گی اور تمہیں اس ستارے سے فرار کروا دوں گی۔"

تب کیٹی نے ناگ کا بتایا ہوا منتر سات بار پڑھ کر پانی پر [illegible]م کیا اور سانپ نوکرانی سے کہا:

"یہ پانی ابھی جا کر اپنے سانپ بیٹے کو پلا دو۔ پھر مجھے واپس آکر بتاؤ کہ اس کا اثر کیا ہوا ہے۔"

سانپ نوکرانی اسی وقت پانی والی بوتل لے کر چلی گئی کیٹی [illegible]چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد سانپ نوکرانی [illegible]پس آئی تو اس کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ اس نے [illegible]تے ہی کیٹی کے پاؤں پر سر رکھ دیا اور بولی:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"بہن: تمہارے دئے ہوئے پانی نے میرے بچے کی زندگی بچا لی۔ وہ پانی پیتے ہی اٹھ کر بیٹھ گیا اور مسکرانے لگا۔ میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھولوں گی"۔

کیٹی نے خدا کا شکر ادا کیا۔

"اس نے سانپ نوکرانی سے کہا:

"میں نے تمہارے بچے کی جان بچا لی ہے اب تم اپنا وعدہ پورا کرو اور بتاؤ کہ میں یہاں سے کیسے فرار ہو سکتی ہوں"۔

اس پر سانپ نوکرانی کیٹی کو دوسرے کمرے میں لے گئی جب اس نے یقین کر لیا کہ وہاں تیسرا کوئی نہیں ہے۔ تو بولی:

"کیٹی بہن سنو! اس ستارے کا ایک ہی چاند ہے اس چاند کی کرنیں سارا سال ہمارے ستارے پر پڑتی ہیں یہ چاند ہمیشہ چمکتا رہتا ہے مگر آدھی رات کے وقت یہ چاند ہمارے ستارے کے اس محل کے قریب ایک کالی پہاڑی کے اوپر پڑے ایک خاص تکونے پتھر پر اپنی کرنیں ڈالتا ہے یہ خاص کرنیں ہوتی ہیں جو تکونے پتھر پر اگر تھوڑی دیر ٹھہرتی ہیں اور پھر واپس چاند



کی طرف چلی جاتی ہیں۔ ان خاص کرنوں میں ایک انوکھی بات یہ ہوتی ہے کہ اگر اس وقت ہم کسی شے کو تکونے پتھر پر رکھ دیں تو وہ شے کرنوں کے ساتھ ہی روشنی بن کر چاند پر چلی جائے گی۔

میں تمہارے لئے یہی کچھ کر سکتی ہوں کہ تمہیں کسی طرح آدھی رات کو اس تکونے پتھر تک لے چلوں تاکہ جب آدھی رات کے بعد خاص کرنیں تم پر پڑیں تو تم بھی کرنوں کے ساتھ واپس چاند پر چلی جاؤ۔ کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟ میں اس سے زیادہ تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتی"۔

کیٹی نے تو پہلے ہی فیصلہ کر رکھا تھا کہ جس طرح بھی ہو سکے اس سانپوں کے منحوس ستارے سے نجات حاصل کی جائے۔ جو ناگ دیوتا کے نام سے بھی واقف نہیں تھے۔ چنانچہ اس نے سانپ نوکرانی سے کہا:

"میں تیار ہوں تم مجھے یہاں سے کس طرح نکالو گی؟"

سانپ نوکرانی کچھ سوچنے لگی۔

پھر بولی:

"تم کل آدھی رات کے وقت تیار رہنا۔ میں تمہیں آکر اپنے ساتھ لے جاؤں گی"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کیٹی نے کہا:

"مگر میں تو انسانی شکل میں ہوں۔ اپنے آپ سانپ نہیں بن سکتی۔ تم مجھے یہاں سے کیسے نکالو گی! باہر تو چار سانپ پہرہ دے رہے ہیں۔"

سانپ نوکرانی نے کہا:

"اس کی تم فکر نہ کرو۔ میں سارا انتظام کر کے تمہارے پاس آؤں گی۔"

دوسری رات کیٹی بے تابی سے سانپ نوکرانی کا انتظار کرنے لگی۔ دیوناگ شام کو آیا تھا اور کیٹی کو محل کے باغ کی سیر کرا کر واپس اس کے کمرے میں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ رات بڑی بھاری تھی۔ ہر طرف سناٹا چھایا تھا۔ کیٹی نے کھڑکی میں سے باہر دیکھا۔ آسمان پر چاند چمک رہا تھا۔ یہ چاند ہماری زمین کے چاند کے مقابلے میں چھوٹا تھا اور اس کی روشنی بھی زیادہ تیز نہیں تھی۔ ہمارے چاند پر تو کوئی کوئی داغ دکھائی دیتا ہے مگر اس چاند پر کتنے ہی داغ تھے۔ اور یہ داغ کافی بڑے تھے۔ خلائی مخلوق ہونے کی وجہ سے کیٹی جانتی تھی کہ یہ داغ اصل میں چاند پر پڑے ہوئے بڑے بڑے گڑھے ہیں۔ جو کئی کئی میل چوڑے اور گہرے ہوں گے۔ کیٹی ہر حالت میں دیوناگ کی قید سے نجات حاصل کرنا چاہتی تھی۔



دوسری طرف سانپ نوکرانی سانپ کی شکل میں کیٹی کے کمرے کی طرف بڑھی۔ اس نے ایک ایسے سانپ کی شکل اختیار کر رکھی تھی کہ جس کے سانس سے دوسرے سانپ فوراً بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ کیٹی کے کمرے کے باہر چاروں سانپ پہرہ دے رہے تھے۔ سانپ نوکرانی نے اندھیرے میں آ کر زور سے اپنی پھنکار ان کی طرف پھینکی۔ چاروں سانپ ان کے اثر سے فوراً بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اب راستہ صاف تھا سانپ نوکرانی انسان کے روپ میں کیٹی کے پاس گئی اور بولی:

"کیٹی بہت جلدی کرو۔ میں نے تمہیں جو قول دیا تھا اسے پورا کرنے آ گئی ہوں۔ اب آپ دیر نہ کریں اور میرے ساتھ آئیں۔"

کیٹی تو پہلے ہی سے تیار بیٹھی تھی۔ فوراً سانپ نوکرانی کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ سانپ نوکرانی کیٹی کو لے کر سانپ محل سے باہر آ گئی۔ اندھیرے میں وہ محل کی ایک خفیہ جگہ سے نکل کر کالی پہاڑی کی طرف روانہ ہو گئی۔ چاند کی پھیکی روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ آخر وہ کالی پہاڑی کے اوپر آ گئیں۔ کیٹی نے دیکھا کہ پہاڑی کی چوٹی پر ایک تکونا پتھر پڑا تھا۔ سانپ نوکرانی نے چاند کی طرف دیکھا۔ پھر بولی:

"یہی وہ پتھر ہے جس پر بیٹھ کر تمہیں یہاں سے فرار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہوتا ہے۔ اب تم پتھر پر بیٹھ جاؤ۔ کیونکہ آدھی رات ہو رہی ہے اور چاند کی خاص کرنیں اس پتھر پر پڑنے ہی والی ہیں۔"

کیٹی ہکو نے پتھر پر بیٹھ گئی۔

سانپ نوکرانی نے کہا:

"آنکھیں بند کر لو اور جب تم ہوا میں اپنے آپ کو ہلکی پھلکی محسوس کرو تو ہرگز آنکھیں مت کھولنا جب تم دوبارا سخت زمین پہ اپنے آپ کو محسوس کرو تو آنکھیں کھول دینا۔ تم چاند پر پہنچ چکی ہو گی۔"

کیٹی نے آنکھیں بند کر لیں۔ سانپ نوکرانی پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی ہی دیر بعد چاند کی خاص کرنوں کا وقت آ گیا۔ یہ نیلے رنگ کی کرنیں تھیں۔ جونہی یہ کرنیں کیٹی پہ پڑیں وہ نیلے رنگ کی ہو گئی۔ مگر کیٹی نے اپنی آنکھیں بند رکھیں۔ سانپ نوکرانی اسے دیکھ رہی تھی۔ چند سیکنڈ کے بعد کیٹی غائب ہو گئی۔ نیلی کرنیں بھی غائب ہو گئیں۔ سانپ نوکرانی نے اطمینان کا سانس لیا اور سانپ بن کر واپس چلی گئی۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا۔

کیٹی نے محسوس کیا کہ اس کے نیچے سے پتھر کھسک گیا ہے اور وہ ہلکی پھلکی ہو کر فضا میں اڑی جا رہی ہے۔ اس نے اپنی



آنکھیں بند رکھیں اور ایک پل کے لئے بھی ادھر ادھر نہ دیکھا پھر اسے محسوس ہوا کہ وہ سخت زمین پر آ گئی ہے۔ اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ وہ یہ دیکھ کر خوش بھی ہوئی اور حیران بھی رہ گئی کہ وہ چاند کی سرزمین پر پہنچ چکی ہے۔ اس کے آس پاس پھیکی پھیکی چاندنی پھیلی ہوئی ہے اور وہ ایک بہت بڑے غار کے دہانے پر بیٹھی ہوئی ہے۔

کیٹی نے خلائی مخلوق ہونے کی وجہ سے آہستہ آہستہ سانس لیتے ہوئے سب سے پہلے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ یہاں کی فضا میں آکسیجن ہے کہ نہیں؟ اس نے دو تین سانس لینے کے بعد ہی محسوس کر لیا کہ اس انوکھے چاند کی فضا میں آکسیجن موجود تھی۔ اور وہ آسانی کے ساتھ سانس لے سکتی تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی فضا میں نائیٹروجن کی بھی بھاری مقدار موجود تھی۔ شائد اس کی وجہ یہ تھی کہ کیٹی اس چاند کے جس حصے میں تھی وہاں کوئی سبزہ یا درخت وغیرہ نہیں تھے۔ چونکہ نائیٹروجن کو فضا میں سے جذب کر لیتے ہیں۔ خلائی مخلوق ہونے کی وجہ سے کیٹی کے لئے نائیٹروجن کسی قسم کے خطرے کا باعث نہیں تھی۔ کیٹی بیٹھی ہوئی تھی اس نے ایک یہ بات بھی محسوس کی کہ اس چاند پہ زمین کی کشش ثقل بھی زمین کی کشش ثقل کے برابر تھی۔ کیٹی اس وجہ سے اپنا پورا بوجھ محسوس کر رہی تھی اگر وہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کشش ثقل کم ہوتی تو کیٹی اسی طرح زمین پر جم کر نہیں بیٹھ سکتی تھی۔ وہ چاند پر ضرور اپنے آپ تھوڑا سا اوپر کو اٹھ آتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آسمان کا رنگ نیلا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس چاند کی فضا بھی تھی۔ کیونکہ ہمیں آسمان اسی لئے نیلا دکھائی دیتا ہے کہ ہماری زمین کے ارد گرد فضا کا غلاف لپٹا ہوا ہے۔ اس فضا میں گرد کے چھوٹے چھوٹے ان گنت ذرات ہر وقت موجود رہتے ہیں جب ستاروں اور سورج کی روشنی ان ذروں سے ٹکرا کر ہماری زمین پر آتی ہے تو وہ مختلف رنگوں میں تبدیل ہو جاتی ہے پھر یہ سارے رنگ آپس میں مل کر نیلا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور ہمیں آسمان نیلا دکھائی دیتا ہے ہمیں ستارے جھلملاتے بھی اسی لئے نظر آتے ہیں کہ ان کی روشنی کی کرنیں فضا میں پھیلے ہوئے ذرات سے ٹکرا کر ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں۔ اور ٹوٹتی پھوٹتی ہماری آنکھوں تک پہنچتی ہیں۔ اور ہمیں ستارے جھلمل کرتے نظر آتے ہیں۔ خلا کے جن ستاروں کے گرد فضا نہیں ہوتی وہاں سے اگر ہم آسمان کے ستاروں کو دیکھیں تو وہ ہمیں جھلملاتے دکھائی نہیں دیں گے بلکہ سرخ زرد یا سفید انگاروں کی طرح ان کی روشنی ایک جگہ بالکل ساکت دکھائی



دے گی۔ ایک بات ضرور یاد رکھیں کہ آسمان پر جتنے بھی سیارے یا ستارے ہیں یہ سب کے سب سورج کے ہیں۔ ان میں سے کوئی سورج بجھ کر ٹھنڈا ہو چکا ہے اور دوسرے سورج کی روشنی پڑتی ہے تو چمکتا ہے۔ کوئی بہت زیادہ گرم ہے کوئی کم گرم ہے اور کوئی بجھنے ہی والا ہے۔ بہت زیادہ گرم ستارے ہمیں سفید رنگ کے دکھائی دیتے ہیں۔ نیلے رنگ کے ستارے اس سے کم گرم اور زرد رنگ کے ستارے اس سے بھی کم گرم ہوتے ہیں۔

بہر حال کیٹی اٹھ کر چاند پر ایک طرف چلنے لگی۔ یہاں زمین پتھریلی تھی اور سطح پر لاکھوں چھوٹے بڑے پتھر بکھرے ہوئے تھے۔ یہ وہ شہاب ثاقب تھے جو اس چاند پر گرتے ہی ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئے تھے۔ اب بھی چاند کی سطح پر دور پتھروں کے گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ کیٹی کو بھوک اور پیاس مٹانے کی حاجت نہیں تھی وہ اب یہ پتہ کرنا چاہتی تھی کہ اس جگہ سے کیسے واپس اپنی زمین پر عنبر ناگ ماریا اور تھیو سانگ جو لی سانگ کے پاس جا سکتی تھی۔ ذرا آگے گئی تو ایک بہت بڑا گڑھا آ گیا۔ اس گڑھے کا منہ کئی کلومیٹر چوڑا تھا۔ کیٹی نے جھک کر دیکھا تو اس کا دل دہل گیا۔ اتنا بڑا اور خوفناک گڑھا کیٹی نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس نے زمین سے ایک پتھر اٹھا کر دیکھا۔ یہ بھربھرا تھا۔ کچھ پتھر سخت بھی تھے۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ چاند بھی کبھی سورج تھا۔ اور اس کو بجھے ہوئے کروڑوں بلکہ اربوں سال ہو گئے ہیں۔ لیکن فضا میں آکسیجن کی موجودگی اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ اس چاند پر کہیں نہ کہیں پانی ضرور ہوگا۔ اور پانی ہوگا تو پھر سبزہ بھی ضرور ہوگا۔ ممکن ہے یہ چاند کی دوسری طرف ہو۔ یہ سوچتی ہوئی کیٹی ایک طرف چلی جا رہی تھی۔ وہ چاند کے روشن حصے کی طرف تھی۔ اس حصے پر دور ــ بہت دور کسی سورج کی روشنی پڑ رہی تھی۔

کیٹی چاند کے روشن حصے میں ساری رات چلتی رہی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ روشن دن میں چلتی رہی۔ کیونکہ کیٹی چاند کے جس حصے پر چل رہی تھی وہاں سورج کی پھیکی روشنی پڑ رہی تھی کافی دیر تک کھڈوں خشک نالوں اور گڑھوں میں سے گذرنے کے بعد کیٹی ایک علاقے میں پہنچ گئی جہاں سورج کی روشنی بہت دور ہو گئی تھی اور ہلکا ہلکا اندھیرا شروع ہو گیا تھا۔ کیٹی دیر تک اس ہلکے اندھیرے میں چلتی رہی۔ اس کے بعد وہ چاند کے اس حصے میں آگئی جہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا مگر یہاں آسمان پر ستارے اسے جھلملاتے نظر آ رہے تھے۔ کیونکہ اس چاند کے گرد فضا کا غلاف تھا۔ ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی میں کیٹی کو



دور دور تک اونچے اونچے ٹیلے ہی دکھائی دے رہے تھے۔ ٹیلوں کے دامن میں گہری تاریکی تھی۔ مگر خلائی مخلوق ہونے کی وجہ سے کیٹی اس اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھی۔ ابھی تک اسے کوئی جانور یا پرندہ تک نہیں ملا تھا۔ کوئی درخت یا پانی کا چشمہ بھی نظر نہیں آیا تھا۔ کیٹی ان اونچے نوکیلی چوٹیوں والے ٹیلوں سے بھی گذر گئی۔ ان ٹیلوں کے دوسری طرف آتے ہی کیٹی کے سامنے ایک کھلا میدان پھیلا ہوا تھا۔ اس میدان میں کہیں کہیں جھاڑیوں ایسے چھوٹے چھوٹے درخت بھی تھے کیٹی ان کے پاس آگئی۔ ان درختوں کے پتے چوڑے تھے۔ ایک جگہ اسے پانی کے گرنے کی آواز آئی۔ کیٹی نے اس طرف جا کر دیکھا کہ ایک جگہ زمین کے اندر سے پانی کی دھار نکل کر نیچے ایک چھوٹے سے گڑھے میں گر رہی تھی۔ گڑھے میں پانی بھرا ہوا تھا۔ اور ایک چھوٹے سے نالے کی شکل میں دوسری طرف بہہ رہا تھا۔ کیٹی اس نالے کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ ایک جگہ بیٹھ کر اس نے منہ ہاتھ دھویا اور پھر چل پڑی۔

ابھی تک اسے یہاں کی کوئی مخلوق نہیں ملی تھی۔ چونکہ اس چاند پر آکسیجن بھی تھی۔ پانی اور درخت بھی تھے۔ اس اعتبار سے کیٹی کو کو یقین تھا کہ یہاں کی مخلوق زمین کی مخلوق سے ملتی جلتی ہوگی۔ میدان ختم ہو گیا سامنے ایک اونچا کالا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سیاہ پہاڑ آگیا۔ کیٹی نے دیکھا کہ زمین پر ایک پگڈنڈی بنی ہوئی ہے جو کالے سیاہ اونچے پہاڑ کی طرف چلی گئی ہے۔ کیٹی کو خیال آیا کہ اگر یہ پگ ڈنڈی ہے تو اس پر لوگ ضرور چلتے ہوں گے۔ ورنہ یہ پگ ڈنڈی کبھی نہ بنتی۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ کیٹی نے حیران ہو کر پیچھے دیکھا کہ یہاں گھوڑا کہاں سے آگیا؟ وہ ایک پتھر کے پیچھے چھپ گئی کیونکہ اسے اندھیرے میں دور سے ایک گھوڑ سوار آتا دکھائی دیا تھا۔ گھوڑ سوار گھوڑے کو دوڑاتا چلا آرہا تھا۔ جب وہ کیٹی کے قریب سے گزرا تو کیٹی نے دیکھا کہ گھوڑ سوار نے پرانے زمانے کا رومن جنگی لباس پہن رکھا ہے۔ ہاتھ میں نیزہ ہے۔ گھوڑ سوار گھوڑے کو دوڑاتا پہاڑ کی جانب اندھیرے میں غائب ہوگیا۔

ابھی کیٹی گھوڑ سوار کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اسے پیچھے سے ایسی آوازیں آتی سنائی دیں جیسے عورتیں دھیمی دھیمی آواز میں دف بجاتی ہوئی گا رہی ہوں۔ ساتھ ہی گھنٹی کی آواز بھی آرہی تھی۔ کیٹی وہیں پتھر کے پیچھے چھپی رہی۔ تھوڑی دیر میں کسی ملکہ کی سواری آگئی۔ سیاہ فام غلاموں نے پالکی اٹھا رکھی تھی۔ پالکی جگ مگ جگ مگ کر رہی تھی۔ پالکی میں ایک انتہائی خوبصورت شہزادی چمکیلا شاہی لباس پہنے



بڑی شان سے بیٹھی تھی۔ پالکی کے آگے آگے کنیزیں دف بجاتی گیت گاتی جا رہی تھیں۔ پالکی کے ساتھ سونے کی گھنٹیاں لٹک رہی تھیں۔ جو چلتے میں بجتی تھیں۔ کیٹی نے غور سے دیکھا۔ پالکی میں بیٹھی ہوئی ملکہ کی شکل اور لباس مصر کی ملکہ ایسا تھا۔ دیکھتے دیکھتے ملکہ کی سواری بھی پہاڑ کی طرف تھوڑی دور جا کر اندھیرے میں غائب ہو گئی۔

کیٹی سوچنے لگی کہ یہ کون سی دنیا ہے؟ یہاں رومن سپاہی بھی ہیں اور مصر کی ملکہ بھی ہے۔ وہ پتھر سے نکل کر باہر آنے ہی والی تھی کہ اچانک اسے پھر ڈھول تاشوں کی آوازیں سنائی دیں۔ کیٹی نے دیکھا کہ ایک جلوس آرہا ہے جس کے آگے آگے غلاموں نے مشعلیں اٹھا رکھی ہیں۔ درمیان میں ایک مہارانی سونے کے ہیرے موتیوں والا تاج پہنے تخت پر بڑی آن بان سے بیٹھی ہے۔ تخت غلاموں نے اٹھا رکھا ہے۔ کنیزوں کی ایک ٹولی ڈھولکیں اور تاشے بجاتی ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔ یہ مہارانی شکل اور لباس میں ہندوستان کی کوئی قدیم مہارانی لگ رہی تھی اس کے پیچھے ایک رتھ پر خزانے کے صندوق لدے تھے۔ جو کھلے تھے اور ہیرے جواہرات اور سونے کی ڈلیاں صاف چمکتی نظر آرہی تھیں۔

یہ جلوس بھی پہاڑ کی طرف چلا گیا۔ اس کے بعد کیٹی کو عورتوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے آہستہ آہستہ رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ پتھر کے پیچھے چھپ کر بیٹھی تھی۔ اس نے دیکھا کہ کچھ غلام جنوں نے بابل کے سپاہیوں ایسا لباس پہن رکھا تھا۔ ایک نوجوان اور حسین لڑکی کو زنجیروں سے باندھے لئے آ رہے ہیں۔ پیچھے پیچھے عورتوں کی ایک ٹولی روتی بین کرتی چلی آ رہی تھی۔ حسین لڑکی بابل کی کوئی شہزادی لگ رہی تھی۔ اس کے بال کھلے تھے۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اور اس نے اپنا سر جھکا رکھا تھا۔

یہ ٹولی بھی پہاڑ کی طرف جا کر تھوڑی دیر بعد غائب ہو گئی۔ پھر چاروں طرف خاموشی چھا گئی۔ کیٹی کے دل میں خیال آیا کہ معلوم کرنا چاہئے کہ یہ معمہ کیا ہے اور یہ قدیم زمانے کے لوگ اس پہاڑ کی طرف کیوں جا رہے ہیں۔ اور یہ کہاں سے آ رہے ہیں؟ مہارانی کون ہے؟ ملکہ کون تھی اور یہ بابل کی شہزادی کون تھی کہ جس کو قیدی بنا کرلے جایا جا رہا تھا۔ اور یہ خزانہ کہاں سے لایا گیا تھا اور کہاں لے جایا جا رہا تھا؟ ان سوالوں کے جواب حاصل کرنے کے لئے کیٹی نے اونچے سیاہ پہاڑ کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ جس پگ ڈنڈی پر کیٹی چل رہی تھی۔ وہ اونچے پہاڑ کے قریب پہنچ کر ایک درے کی صورت اختیار کر گئی۔ درّہ اسے کہتے ہیں جو دو اونچے پہاڑوں کے درمیان تنگ راستہ ہوتا ہے۔ جونہی کیٹی قریب پہنچی اسے دو اونچے لمبے انسانی سائے



حرکت کرتے نظر آئے۔ کیٹی ایک طرف ہو گئی۔ وہ اندھیرے میں دیکھ سکتی تھی مگر اسے کوئی دوسرا اندھیرے میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

کیٹی نے دو اونچے لمبے دیو قامت آدمی دیکھے جن کے ہاتھوں میں لمبی لمبی تلواریں تھیں۔ وہ شاید پہرے دار تھے۔ اور پہاڑ کے اندر جو غار کو جو راستہ جاتا تھا۔ اس کے باہر پہرہ دے رہے تھے۔ یہ اس چاند کی مخلوق تھی۔ مگر عجیب بات تھی کہ ان آدمیوں نے اندھیرے میں کیٹی کو نہیں دیکھا تھا۔ کیٹی کو پہاڑی کے اوپر بھی ایسے ہی دو اونچے لمبے تڑنگے آدمی نظر آئے۔ ان کے ہاتھوں میں لمبے لمبے نیزے تھے۔ پھر اوپر سے ایک آدمی نے آواز دی۔

"سواریاں اندر چلی گئیں۔؟"

"ہاں"

نیچے سے دوسرے پہرے دار نے کہا!

یہ چاند کے سیارے میں رہنے والی اس انسان نما دیو ہیکل مخلوق کی اپنی زبان تھی۔ پھر اوپر سے دوسرے آدمی نے کہا:

"مجھے اندھیرے میں کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔ دیکھو۔ یہاں کوئی رہ تو نہیں گیا سواریوں میں سے۔؟"

اتنا سنتے ہی کیٹی ... پہاڑی کی دوسری طرف کو نکل گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



وہ چھوٹے بڑے پتھروں کو پھلانگتی ہوئی اندھیرے میں پہاڑوں کے عقبی حصے کی طرف آگئی۔ یہاں اس نے ایک ڈھلوان راستہ دیکھا جو نیچے ایک گہرے گڑھے میں چلا گیا تھا۔ یہ گڑھا تاریک اور گہرا تھا۔ کیٹی نے سوچا کہ وہ کچھ دیر کے لئے یہاں چھپ جائے گی۔ اس کے بعد آرام سے معلوم کرے گی کہ یہ معمہ کیا ہے؟ کیٹی نشیب میں آکر گڑھے میں آگئی۔ وہ چھپنے کے لئے کوئی مناسب جگہ تلاش کر رہی تھی کہ اس کی نظر گڑھے کی پتھریلی دیوار میں بنے ہوئے ایک چھوٹے سے جنگلے پر پڑی۔ یہ لوہے کی سلاخوں والا جنگلا تھا۔

کیٹی حیران ہوئی کہ یہ لوہے کا چھوٹا چوکور جنگلہ یہاں کس لئے بنایا گیا ہے۔ جنگلہ زمین سے اتنا اونچا تھا کہ کیٹی ایڑیاں اٹھا کر بھی اس کی دوسری طرف جھانک نہیں سکتی تھی۔ خاموشی گہری تھی۔ کیٹی نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی کہ دوسری طرف سے کوئی آواز تو نہیں آتی جنگلے کی دوسری طرف بھی گہری خاموشی تھی۔ کیٹی وہاں سے ہٹنے ہی والی تھی کہ اچانک اسے ایک کمزور سی مردانہ آواز سنائی دی۔ کیٹی کے قدم وہیں رک گئے اس نے کان لگا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر وہی کمزور آواز بلند ہوئی۔ کوئی بے حد ضعیف اور بے جان آواز میں پانی مانگ رہا تھا۔ پانی کا لفظ بھی کسی دوسرے سیارے کی خلائی زبان



کا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا تھا کہ جو شخص اس کے پیچھے موجود ہے وہ چاند کا رہنے والا نہیں ہے۔

اب کیٹی نے جنگلے میں سے دوسری طرف جھانکنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے ادھر ادھر سے پتھر اکٹھے کر کے جنگلے کے نیچے دو فٹ اونچا چبوترہ سا بنا لیا اور پھر اس پر چڑھ کر جنگلے میں سے جھانک کر اندر دیکھا۔ پہلے تو اندھیرے میں اسے کچھ بھی نظر نہ آیا۔ اندر تاریکی کی سیاہ چادر پھیلی ہوئی تھی۔ اسے پھر وہی "پانی" مانگتی آواز سنائی دی۔ اب کیٹی سے نہ رہا گیا۔ یہ آواز کسی بہت بوڑھے کمزور آدمی کی لگتی تھی۔ کیٹی نے اس کی زبان میں پوچھا:

"پانی کہاں ہے؟"

ایک پل کے لئے گہرا سناٹا چھا گیا۔ پھر اس کمزور آواز نے حرکت کے ساتھ دبی دبی آواز میں پوچھا:

"تم کون ہو؟ تم میرے سیارے کی زبان کیسے جانتی ہو؟"

کیٹی نے کہا:

"یہ لمبی کہانی ہے۔ پہلے یہ بتاؤ کہ میں تمہیں پانی کہاں سے لا کر دوں؟"

آواز نے کہا:

"جس جنگلے کے پاس تم کھڑی ہو اس کے ساتھ لوہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کی زنجیر سے بندھا پانی سے بھرا ہوا ڈونگا لٹک رہا ہے۔ مگر تم اندر نہیں آسکتی ہو اور میں اٹھ کر ڈونگے کے پاس نہیں جا سکتا میں دو روز سے پیاسا ہوں۔"

کیٹی نے دیکھا تو بیچ بیچ جنگلے کے ساتھ اندر کی جانب لوہے کی زنجیر لٹک رہی تھی۔ اس زنجیر کے نیچے ایک ڈونگا پانی سے بھرا ہوا لٹک رہا تھا۔ اب کیٹی نے غور سے دیکھا تو جنگلے کے پیچھے ایک گہرا گڑھا تہہ خانے کی طرز کا تھا۔ اس تہہ خانے کی دیوار میں سیاہ پتھر کی تھیں کونے میں کیٹی نے ایک ایسے بوڑھے کو دیکھا جس کے سر کے سفید بال اس کی مونچھوں اور داڑھی کے سفید بالوں سے مل گئے تھے۔ جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکا تھا۔ اس کے پاؤں میں لوہے کی زنجیر پڑی تھی۔ جسے لوہے کے ایک کھونٹے سے باندھ دیا گیا تھا۔

یہ ظالمانہ منظر دیکھ کر کیٹی کا دل ہل گیا۔ اس نے فوراً اندر جانے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر وہ سوچنے لگی کہ اس تہہ خانے کا کوئی دروازہ بھی ضرور ہوگا۔ اس نے بوڑھے سے پوچھا:

"باباجان! کیا یہاں کوئی دروازہ نہیں ہے؟"

بوڑھے کی آواز آئی۔

"ایک دروازہ ہے۔ مگر وہ خفیہ ہے۔ مجھے معلوم نہیں وہ کیسے کھلتا ہے۔"

کیٹی نے اب اپنی خلائی طاقت آزمانے کا فیصلہ کیا اور جنگلے کو دونوں



ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی طرف ایک ہلکا سا جھٹکا دیا۔ لوہے کا جنگلہ کھٹاک سے نکل کر کیٹی کے ہاتھ میں آگیا۔ کیٹی آہستہ سے جنگلے میں سے اندر کو ہو گئی۔ اندر ہوتے ہی کیٹی نے لوہے کے جنگلے کو دوبارہ اسی جگہ پر پھنسا دیا۔ اور نیچے چھلانگ لگا دی۔ جنگلے سے گڑھے کے فرش تک کا فاصلہ کوئی سات فٹ کا تھا۔ کیٹی نے لوہے کی زنجیر میں سے پانی والا ڈونگا نکالا اور اسے لے کر کونے میں زنجیر سے بندھے ضعیف بزرگ کے پاس گئی۔ بوڑھے نے اپنا کمزور سفید بالوں والا چہرہ اٹھا کر کیٹی کو دیکھا پھر پانی کے چند گھونٹ پیئے اور کہا:

"بیٹی اس ڈونگے کو وہیں لٹکا دو۔"

کیٹی ڈونگے کو زنجیر کے ساتھ لٹکا کر واپس آگئی۔ اب اس نے بوڑھے سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور چاند کی مخلوق نے وہاں کیوں بند کر رکھا ہے۔ کیٹی نے بوڑھے کو یہ نہیں بتایا تھا کہ اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک رومن سپاہی۔ ایک ہندوستانی مہارانی اور ایک مصری شہزادی اور رتھ پر لدا ہوا خزانہ دیکھا تھا۔ بوڑھے نے آہستہ سے پوچھا:

"پہلے یہ بتاؤ بیٹی: تم یہاں کیسے آئی ہو؟ تم کس ستارے سے آئی ہو"!

کیٹی نے چند لفظوں میں اپنی ساری کہانی سچ سچ بیان کر دی بوڑھا کیٹی کو اندھیرے میں اپنی بوڑھی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ کہنے لگا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"میرا تعلق یہاں سے دور اوشان سیارے سے ہے۔ اوشان سیارے کا میں سب سے بڑا سائنس دان ہوں۔ یہ لوگ مجھے میرے سیارے سے اغوا کر کے یہاں لے آئے تھے۔"

کیپٹی نے پوچھا:

"بابا جان! آپ کو کیوں اغوا کیا گیا؟"

بوڑھا کہنے لگا:

"اس چاند کی یہ مخلوق ایک عرصہ سے اپنے ویران چاند پر رہ رہی ہے۔ ان کے چاند پر کوئی زمین کی دولت نہیں ہے۔ یہاں نہ تو سونا نکلتا ہے اور نہ ہیرے جواہرات پائے جاتے ہیں۔ یہاں کوئی عورت بھی زندہ نہیں رہتی۔ بچہ پیدا کر کے مر جاتی ہے۔ اس مخلوق کو معلوم ہوا کہ اوشان میں اکیائی نام کا ایک سائنس دان ہے جو میں ہوں اور جو نہ صرف یہ کہ ایک ایسا فارمولا جانتا ہے جو زمین کے ترقی یافتہ سیارے کے قدیم بادشاہوں کے خزانے زمین سے اٹھا کر یہاں لا سکتا ہے۔ بلکہ اس زمانے کی عورتیں جرنیل اور بڑی مہارانیاں اور شہزادیاں بھی اپنے سائنسی فارمولے کی مدد سے یہاں لا سکتا ہے۔ پس وہ مجھے میرے سیارے سے اغوا کر کے یہاں لے آئے۔ میرا نام اکیائی ہے اور میں ہی وہ سائنس دان ہوں جو ایک ایسے فارمولے کو جانتا ہوں



جس کی مدد سے کسی بھی سیارے کی مخلوق اور اس کی دولت کو کسی دوسرے سیارے پر لایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے پہلے تو میری بڑی آؤ بھگت کی پھر مجھ سے میرا فارمولا معلوم کر لیا اور اس کے ذریعے سے زمین سے قدیم بادشاہوں کے دفن شدہ خزانے اور قدیم زمانے کی شہزادیاں مہارانیاں اور جرنیل یہاں لانے شروع کر دیئے۔"

کیپٹی نے کہا!

"مگر انہوں نے قدیم زمانے کی مہارانیاں لانے کا فیصلہ کیوں کیا؟ یہ آج کے ماڈرن زمانے کی عورتیں بھی دنیا سے لا سکتے تھے۔"

بوڑھے سائنس دان اکیائی نے کہا!

"اس لئے کہ قدیم زمانے کے خزانے بے حد قیمتی ہیں۔ اور ان کے خیال میں قدیم زمانے کی مہارانیاں زیادہ خوبصورت اور صحت مند ہوتی تھیں۔"

کیپٹی نے پوچھا!

"یہ قدیم مہارانیوں جرنیلوں اور شہزادیوں کو یہاں کیوں لا رہے ہیں۔؟"

اکیائی نے کہا!

"یہ ان پر ایک ایسا تجربہ کر رہے ہیں کہ جب یہ ان کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



شادیاں اپنی مخلوق سے کریں تو وہ خوبصورت بچے پیدا کریں اور بچہ پیدا کر کے مر نہ جائیں۔ اس طریقے سے وہ اپنے چاند پر حسین ترین نسل آباد کرنا چاہتے ہیں جو چاند کی حسین مخلوق کہلائے گی۔ اور پھر جب یہ بہت زیادہ طاقتور ہو جائیں گے اور بہت ترقی کر لیں گے تو زمین پر حملہ کر کے اسے تباہ و برباد کر کے اس پر قبضہ کر لیں گے۔"

کیٹی نے کہا:

"کیا انہوں نے قدیم زمانے کی شہزادیوں کی شادیاں اپنے ہاں کے آدمیوں سے کرنی شروع کر دی ہیں!؟"

اکیائی نے بتایا کہ ابھی ان شہزادیوں کو قید میں رکھا گیا ہے زمین سے ان کی آمد کا سلسلہ جاری ہے ابھی یہ لوگ تجربے کر رہے ہیں جونہی انہوں نے ایسی دوائی ایجاد کر لی کہ جس کے استعمال سے عورت یہاں بچہ پیدا کر کے مر نہ جائے وہ قدیم مہارانیوں اور شہزادیوں سے یہاں کے لوگوں کی شادیوں کا سلسلہ شروع کر دیں گے۔ اور اس کے بعد یہ لوگ تمہاری زمین سے بھی صحت مند نوجوان لڑکیوں کو اٹھا کر یہاں اغوا کر کے لانا شروع کر دیں گے۔

اکیائی نے آہ بھر کر کہا:

"میں انہیں اپنا فارمولا کبھی نہیں بتانا چاہتا تھا۔ مگر انہوں نے مجھے بے حد اذیتیں دیں اور آخر میں ایک ایسا انجکشن



لگا دیا کہ جس کے بعد میں بے ہوش ہو گیا اور بے ہوشی میں ہی انہیں اپنا فارمولا بتا دیا۔"

کیٹی فکر مند ہو گئی۔ اس نے کہا:

"یہ تو بڑی تباہ کن بات ہو گی بابا! اگر انہوں نے زمین سے لڑکیوں کو اغوا کرنا شروع کر دیا تو یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔ اور دنیا میں تباہی مچ جائے گی۔ کوئی گھر ایسا نہ رہے گا جس میں سے ایک یا دو لڑکیاں اغوا کر کے اس چاند پر نہ پہنچا دی گئی ہوں۔"

سائنس دان اکیائی نے کہا:

"کاش میں فارمولا بتانے سے پہلے ہی مر گیا ہوتا۔ مگر ایسا نہ ہو سکا۔"

اور بوڑھا سائنس دان سر جھکا کر چپ ہو گیا۔ کیٹی بھی خاموش ہو گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس انوکھے چاند کی مخلوق کی تباہی سے اپنی دنیا کی معصوم لڑکیوں کو کیسے بچایا جائے۔ آخر اس نے بوڑھے سائنس دان سے مشورہ لینے کا سوچا اور پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



# تباہ کُن انجکشن

"بابا: تمہارے خیال میں قدیم دنیا کی مہارانیوں شہزادیوں اور زندہ دنیا کی معصوم بے گناہ لڑکیوں کو بچانے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے؟ اگر یہ چاند کی مخلوق دوائی ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئی تو ہماری زمین پر نہ دولت رہے گی اور نہ کوئی لڑکی باقی رہے گی۔ یہ لوگ تو دنیا کی ساری دولت اور ساری صحت مند لڑکیاں اٹھا کر چاند پر لے آئیں گے۔"

بوڑھے سائنس دان اکیائی نے آہ بھری اور پھر جلدی سے بولا:

"وہ آ رہا ہے۔ جلدی سے کہیں چھپ جاؤ۔ سامنے والی دیوار سے ابھی دروازہ کھلے گا۔ ادھر کونے کے اندھیرے میں چھپ جاؤ۔ اس مخلوق کو اندھیرے میں بہت کم نظر آتا ہے۔"

کیٹی جلدی سے کونے کے اندھیرے میں چھپ کر بیٹھ گئی۔ سامنے والی پتھریلی دیوار ایک آواز کے ساتھ کھل گئی اور اس میں سے ایک اونچا لمبا دیو قامت چاند کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سلنڈر تھا۔ سلنڈر میں سے ہلکی ہلکی گیس نکل رہی تھی۔ اس نے



آتے ہی بوڑھے اکیائی کو ایک ٹھوکر ماری اور کہا:

"ہم نے اس محلول میں تمام فارمولوں کے کیمیکلز ملا کر دیکھ لئے ہیں مگر نتیجہ صفر نکلتا ہے۔ بتاؤ اصل کیمیکل کونسا ہے اور اس کا نمبر کیا ہے؟"

اکیائی کو اصل کیمیکل معلوم تھا مگر اس نے ایک بار پھر چاند کی مخلوق کو غلط کیمیکل اور اس کا نمبر بتا دیا۔ اس آدمی نے بوڑھے کو غضبناک آواز میں کہا:

"پچھلی بار بھی تم نے غلط کیمیکل بتایا تھا۔ اس بار بھی اگر کیمیکل کا نمبر غلط نکلا تو تیری ہڈیاں پیس کر رکھ دوں گا۔"

یہ کہہ کر اونچا لمبا آدمی لمبے لمبے ڈگ بھرتا جھک کر خفیہ دروازے میں سے نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی دروازہ اپنے آپ بند ہو گیا کیٹی لپک کر بوڑھے کے پاس آگئی۔ وہ اپنی ٹانگ کو سہلا رہا تھا۔ کہنے لگا:

"انہوں نے مجھے بہت اذیتیں دی ہیں۔ بہت مارا ہے اب تو درد کا احساس بھی کم ہونے لگا ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"بابا: تم نے کیمیکل کا نمبر غلط بتایا ہے جب انہیں معلوم ہو گا تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

بوڑھا کہنے لگا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"اب تو میں مر ہی جاؤں تو اچھا ہے۔ لیکن انہیں اصلی کیمیکل کا نمبر نہیں بتاؤں گا۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ انہیں کس کیمیکل کی ضرورت ہے۔ میں جان دے دوں گا مگر یہ کیمیکل اور اس کا نمبر انہیں نہیں بتاؤں گا۔ کیونکہ جونہی انہیں اصل کیمیکل معلوم ہو گیا یہ دوائی تیار کر لیں گے اور پھر دنیا سے نوجوان لڑکیوں کا اغوا شروع ہو جائے گا۔ اور تمہاری دنیا کے ہر گھر میں کہرام مچ جائے گا۔ کیونکہ پھر کوئی عورت یہاں ایک بچہ پیدا کر کے نہیں مرے گی۔ پھر وہ جتنے چاہے بچے پیدا کر سکے گی اور چاند کی مخلوق اتنی زیادہ ہو جائے گی اور اتنی طاقتور ہو جائے گی کہ یہ دنیا پر حملہ کر کے اسے تہس نہس کر کے رکھ دیں گے۔"

کیٹی کا ذہن تیزی سے کام کرنے لگا تھا۔ مگر وہ اس بوڑھے سائنس دان اکیائی کی مدد کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ بوڑھا سائنس دان لاکھ انہیں کیمیکل کا نمبر نہ بتائے مگر وہ آخر میں انجکشن لگا کر اس سے کیمیکل کا نمبر معلوم کر لیں گے۔ انہوں نے اسے اسی لئے ابھی تک زندہ رکھا ہوا تھا۔

کیٹی نے پوچھا:

"بابا! کوئی ایسی ترکیب نہیں ہو سکتی کہ اس مخلوق کی



لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری ——"

سائنس دان نے اپنا کمزور سر جھکا لیا۔ زیادہ بولنے سے وہ کھانسنے لگا تھا۔ کچھ دیر کھانسنے کے بعد وہ کیٹی کی طرف چہرہ اٹھا کر بولا:

"بیٹی! یہ لوگ مجھے آہستہ آہستہ مار رہے ہیں ابھی چونکہ انہیں میری ضرورت ہے اس لئے ایک دم سے مجھے ہلاک نہیں کر رہے۔ یہ دو دن کے بعد مجھے کھانے کو کیپسول اور پینے کو پانی دیتے ہیں۔ انہوں نے میرے سامنے جنگلے میں پانی کا ڈونگا لٹکا رکھا ہے تاکہ میں اسے دیکھ دیکھ کر تڑپتا رہوں۔ دوسرے دن ایک آدمی اندر آ کر مجھے دو کیپسول کھانے کو دیتا ہے جس سے میری بھوک تھوڑی سی مٹ جاتی ہے اور اس ڈونگے سے پانی نکال کر پلاتا ہے اور ڈونگا دوبارہ بھر کر دو دن کے لئے چلا جاتا ہے۔ میرے پاؤں میں زنجیر بندھی ہے میں ایک قدم بھی نہیں چل سکتا کہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لوں۔ تمہاری مہربانی کہ تم آ گئیں اور میری پیاس بجھی۔ وہ آج رات کسی وقت کھانا دے کر آنے والے ہیں تم اس وقت جنگلے سے نکل کر باہر چلی جانا۔ کیونکہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



وہ جب کھانے کا کیپسول لے کر آتے ہیں تو تھوڑی دیر یہاں ضرور ٹھہرتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ وہ تمہیں دیکھ لیں گے۔"

کیٹی نے کہا:

"تم فکر نہ کرو بابا! میں جنگلے سے باہر نکل جاؤں گی مگر یہ بتاؤ کہ ہم ان کی لیبارٹری کو تباہ کیسے کر سکتے ہیں؟"

بوڑھا سائنس دان سوچ میں پڑ گیا۔

کہنے لگا:

"یہ کام بہت مشکل ہے۔ مجھے ایسا کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ اس مخلوق کی لیبارٹری پہاڑ کے نیچے تہہ خانے میں ہے۔ وہاں تک کوئی نہیں جا سکتا۔"

کیٹی نے اب بوڑھے سائنس دان کو بتایا کہ وہ سوائے آگ کے اور کسی شے سے نہیں مر سکتی۔ اس لئے وہ جان کی بازی لگا کر بھی تہہ خانے کی لیبارٹری میں جا سکتی ہے۔ مگر اس کے پاس ایسا فارمولا ضرور ہونا چاہئے جس پر عمل کرنے سے لیبارٹری کو تباہ کیا جا سکے۔

سائنس دان کہنے لگا:

"اگر تم صرف آگ سے مر سکتی ہو تو یہ تمہیں آگ سے ہی



مار ڈالیں گے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ تلوار کا تم پر اثر نہیں ہوتا تو یہ تمہیں ایک خاص کیمیکل کے ذریعے آگ لگا دیں گے۔ ان لوگوں کے پاس حیرت انگیز کیمیکلز ہیں اس معاملے میں یہ بہت ترقی یافتہ ہیں۔

وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ بوڑھے سائنس دان نے تہہ خانے کے باہر سے آتی چاند کی مخلوق کے بھاری قدموں کی دھمک محسوس کر لی۔ اس نے جلدی سے کہا:

"بیٹی! جنگلے میں سے باہر کود جاؤ اور باہر جاتے ہی جنگلہ اپنی جگہ پر لگا دینا۔ وہ لوگ کیپسول لے کر آ رہے ہیں۔"

کیٹی لپک کر جنگلے کے نیچے آئی۔ اس نے اچھل کر جنگلے کو پکڑا اوپر چڑھ کر جنگلے کو الگ کیا۔ پھر دوسری طرف لٹک کر ایک ہاتھ سے لوہے کے جنگلے کو اسی جگہ لگا دیا اور نیچے پتھروں کے چبوترے پر پاؤں رکھ کر زمین پر اتر آئی اور وہیں ایک طرف اندھیرے میں چھپ کر بیٹھ گئی۔ اسے تہہ خانے کی دیوار کھلنے کی آواز سنائی دی پھر کسی نے زنجیر سے پانی کا ڈونگا نکالا۔ خدا کا شکر ہے کہ زنجیر جنگلے کے ساتھ نہیں بندھی ہوئی تھی۔ ورنہ جنگلا اپنی جگہ سے کھسک سکتا تھا۔ اس کے بعد اندر سے چاند کی مخلوق کی بوڑھے سائنسدان سے باتیں کرنے کی دھیمی دھیمی آوازیں آنے لگیں۔ دیر تک یہ آوازیں آتی رہیں۔ پھر دیوار کا خفیہ دروازہ کھلا اور بند ہو گیا۔ جب تہہ خانے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں دیر تک مکمل خاموشی چھائی رہی تو کیٹی نے پتھروں پر کھڑے ہو کر بنگلے میں سے اندر جھانک کر دیکھا۔

تہہ خانے میں بوڑھا سائنس دان سر جھکائے اکیلا ہی بیٹھا تھا۔ کیٹی اسی طرح سے دوبارہ تہہ خانے میں کود گئی۔ بوڑھے سائنسدان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا:

"کل تک انہیں علم ہو جائے گا کہ میں نے انہیں جو کیمیکل اور اس کا نمبر بتایا تھا۔ وہ بھی غلط تھا۔ اس کے بعد ہو سکتا ہے وہ مجھے انجکشن لگا کر مجھ سے اصلی کیمیکل اور اس کا نمبر معلوم کر لیں۔"

کیٹی پریشان ہو کر بولی:

"یہ تو غضب ہو جائے گا بابا! اگر انہیں اصلی کیمیکل اور اس کا نمبر معلوم ہو گیا تو پھر ہماری دنیا پر تباہی نازل ہو جائے گی۔"

بوڑھے سائنس دان نے پہلو بدلتے ہوئے کہا:

"میں خود پریشان ہوں۔ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اب کیا کروں۔ کوئی دوسرا راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ کل تک ان کا تجربہ پھر ناکام ہو جائے گا۔ اور وہ مجھے انجکشن لگانے یہاں آ جائیں گے۔"

کیٹی نے سخت مایوسی کے عالم میں پوچھا:



"کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ دنیا کی لاکھوں معصوم بچیوں کو اغوا ہونے سے اور یہاں آ کر برباد ہونے سے بچایا جا سکے؟"

بوڑھا سائنس دان خاموش تھا۔ کیٹی نے کچھ کہنا چاہا تو اس نے انگلی کے اشارے سے کیٹی کو خاموش رہنے کو کہا۔ شاید وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ کسی اہم نقطے پر غور کر رہا تھا۔ کیٹی وہیں خاموش ہو گئی۔ بوڑھے اکیائی نے زمین کو گھورتے ہوئے کہا:

"اب اس کے سوائے کوئی چارہ نہیں کہ میں اپنا فارمولا فلیش بیک استعمال کروں۔"

کیٹی نے دبی زبان میں پوچھا:

"یہ فارمولا فلیش بیک کیا ہے؟"

بوڑھے اکیائی نے کیٹی کی طرف چہرہ اٹھایا اور کہا:

"یہ میرا وہی فارمولا ہے جس کی مدد سے چاند کی مخلوق نے پرانے زمانے کی شہزادیوں مہارانیوں اور مصر کی ملکہ کو یہاں بلا لیا ہے۔ ہمارے لئے انسان مر جاتا ہے مگر سائنس کے مطابق دنیا میں مادہ اور روح فنا نہیں ہوتے۔ مادہ ایٹم کے نظر نہ آنے والے ذرے کی شکل میں زندہ رہتا ہے اور انسان مرنے کے بعد اپنے پیچھے دنیا میں اپنا عکس چھوڑ جاتا ہے۔ میرا فارمولا اسی انسانی عکس کو ماضی کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تاریکیوں سے یہاں کھینچ لاتا ہے۔ اس کا ثبوت تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو۔"

کیپٹی نے کہا:

"ہاں، مگر تم ماضی سے کس کو بلانا چاہتے ہو؟"

اکیائی بولا!

"ایک مدت ہوئی۔ تمہاری دنیا کے ایک سائنس دان نے پلاسٹک اور فولاد کی مدد سے ایک بہت ہی طاقتور اور اونچا لمبا گوریلا تیار کیا تھا۔ جس کا نام اس نے کنگ کانگ رکھا تھا۔ میں ماضی کے زمانے میں سے اس گوریلے کنگ کانگ کو یہاں بلاؤں گا۔ وہ میرے حکم کے زیر اثر ہوگا۔ میں اسے جو حکم دوں گا وہ وہی کرے گا۔ صرف کنگ کانگ ہی ہمیں اور تمہاری دنیا کی معصوم بچیوں کو چاند کی اس وحشی مخلوق سے نجات دلا سکتا ہے۔"

کیپٹی نے پوچھا:

"مگر اکیائی! تمہارے پاس وہ فارمولا کہاں ہے؟ اور پھر تمہارے پاس یہاں لیبارٹری بھی نہیں ہے۔"

اکیائی نے کہا:

"ہم لوگ تمہاری زمین کے سائنس دانوں سے بہت زیادہ تیز اور ترقی یافتہ ہیں۔ فارمولا فلیش بیک مجھے



زبانی یاد ہے۔ میں نے اس کے الفاظ کو اس طرح ترتیب میں لگایا ہے کہ جب میں اسے بولوں گا تو ہوا میں ان الفاظ کی وجہ سے خاص قسم کی لہریں پیدا ہوں گی۔ یہ لہریں ایک دوسری سے رگڑ کھاتی ہوئی ماضی میں چلی جائیں گی اور پھر وہاں سے کنگ کانگ کے بھٹکتے ہوئے عکس کو پورے گوریلے کی شکل دے کر یہاں میرے پاس لے آئیں گی۔ وہ کنگ کانگ ایک طاقتور فولادی جانور ہوگا۔ اور میرے حکم کا پابند ہوگا۔ اس کی مدد سے ہم چاند کی اس دیو قامت مخلوق کو اس لیبارٹری سے بھگا سکتے ہیں۔ بس صرف یہی ایک ترکیب ہے میرے پاس۔ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

کیپٹی نے کہا:

"اکیائی! اگر تم کنگ کانگ کو بلا سکتے ہو تو ضرور بلاؤ۔ کیونکہ چاند کی مخلوق انسانیت کی دشمن ہے۔ اور اس کا تباہ ہونا انسانیت کی خدمت میں شامل ہوگا۔ مگر جو لوگ پہلے ہی ماضی کے زمانے سے نکل کر یہاں آ چکے ہیں ان کا کیا بنے گا؟"

اکیائی کہنے لگا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"ان کو میں اپنے اسی فارمولے کو الٹا پڑھنے سے واپس ان کے زمانے میں پہنچا دوں گا۔"

کیٹی بولی:

"تو پھر کنگ کانگ کو بلا لو۔ ہمیں یہ اپریشن ابھی سے شروع کر دینا چاہیے۔"

اکیائی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے کیٹی کو اپنے پیچھے آ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اونچی آواز میں تین بار فارمولا فلیش بیک دہرایا۔ اس کے پڑھنے سے تہہ خانے کی فضا میں ایک غبار سا چھا گیا۔ جب غبار ہٹا تو کیٹی کی آنکھوں کے سامنے اونچا لمبا بھیانک شکل والا گوریلا موجود تھا۔ جس کا قد اتنا اونچا تھا کہ وہ جھکا ہوا تھا۔ اور اس کے حلق سے گھراہٹ کی آواز نکل رہی تھی۔ فولادی جسم چمک رہا تھا۔ آنکھوں میں سرخ روشنی تھی۔ چوڑے نتھنوں سے بھاپ کی لہریں نکل رہی تھیں۔ وہ کیٹی اور بوڑھے اکیائی کی طرف گھور کر اپنی لال لال آنکھوں سے تک رہا تھا۔

اکیائی نے اسے کہا:

"کنگ کانگ: میں نے تمہیں ایک خاص کام کے لئے یہاں بلایا ہے۔ کیا تم تیار ہو۔؟"

فولادی دیو قامت کنگ کانگ نے اپنے سینے پر زور سے ہاتھ



مارا۔ جس سے اس قدر آواز پیدا ہوئی کہ تہہ خانے کی دیواریں لرز گئیں۔ کنگ کانگ کے حلق سے غراہٹ کی تیز آواز نکلی اور اس نے سر ہلا کر ظاہر کیا کہ وہ تیار ہے۔

اکیائی نے کہا:

"میرے پاؤں کی زنجیر توڑ دو۔"

کنگ کانگ نے ایک انگلی سے زنجیر توڑ دی۔ بوڑھا سائنس دان اکیائی اٹھ کھڑا ہوا۔ کیٹی اس کے پیچھے کھڑی کنگ کانگ کو غور سے تک رہی تھی۔ اکیائی نے سامنے والی دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"اس دیوار کو توڑ کر پہاڑ والے غار میں جاؤ۔ وہاں ایک لیبارٹری ہے یہاں چاند کی مخلوق ایک انسان دشمن دوائی تیار کر رہی ہے۔ جا کر اس لیبارٹری کی تمام چیزوں کو تباہ کر دو اور جو تمہارے راستے میں آئے اسے وہیں ختم کر دو۔"

کنگ کانگ نے سینے پر زور سے ہاتھ مار کر سر جھکایا اور دیوار کی طرف ایک قدم اٹھایا اور پھر ایک ہی ٹکّے سے دیوار کو گرا دیا ایک دھماکے سے دیوار دوسری طرف جا گری۔ کنگ کانگ اب پہاڑی کی سرنگ کی طرف بڑھا۔ جس کے اندر لیبارٹری تھی۔

اکیائی نے کیٹی سے کہا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"میرے ساتھ آؤ کیٹی۔ ہم باہر کسی گڑھے میں چھپ جاتے ہیں۔"

اکیائی اور کیٹی تہہ خانے سے نکل کر اندھیرے میں کچھ فاصلے پر ایک گہرے گڑھے میں اتر کر چھپ گئے۔ تہہ خانے کی دیوار گرنے کا دھماکہ سن کر چاند کی دیو قامت مخلوق دروازے سے نکل کر تہہ خانے کی طرف بڑھی۔ جونہی انہوں نے کنگ کانگ کو آتے دیکھا تو وہیں رک گئے۔ اتنا اونچا اور قوی ہیکل جانور انہوں نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔ کنگ کانگ کے نتھنوں سے بھاپ نکل رہی تھی۔ وہ غراتا ہوا ایک ایک قدم بڑھاتا ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ چاند کے آدمیوں نے اس پر تیر پھینکے۔ مگر کنگ کانگ پر کیا اثر ہو سکتا تھا۔ وہ سرنگ میں آگیا۔ یہاں پہرے داروں نے تلواروں سے کنگ کانگ پر حملہ کر دیا۔ اور کنگ کانگ نے ان سب کو اپنے ہاتھوں میں کچل کر رکھ دیا۔

لیبارٹری میں شور مچ گیا کہ کوئی بھیانک عفریت اندر آرہا ہے۔ لیبارٹری کے چیف نے فوراً آگ برسانے والی گن اٹھائی اور سرنگ میں آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت بڑا فولادی گوریلا اس کی طرف بڑھتا چلا آرہا ہے۔ اس نے گن فائر کر دی۔

گن سے آگ کا شعلہ نکل کر کنگ کانگ پر پڑا۔ لیکن یہ شعلہ بھی کنگ کانگ کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ کنگ کانگ نے آگے بڑھ کر چیف



کو بھی گردن سے پکڑ کر چوہے کی طرح اٹھایا اور زور سے دیوار کے ساتھ دے مارا۔ چیف کی ہڈیاں سرمہ بن گئیں۔ کنگ کانگ کے اب جو بھی سامنے آتا وہ اسے کچل ڈالتا۔ پھر وہ لیبارٹری میں داخل ہو گیا۔ لیبارٹری میں جو چاند کے سائنس دان کام کر رہے تھے۔ وہ کنگ کانگ کو دیکھ کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ مگر کنگ کانگ نے ایک ایک کر کے سب کو ختم کر دیا۔ پھر اس نے میزوں پر رکھی ہوئی تمام شیشے کی بوتلوں سلنڈروں اور شیشے کی نلکیوں اور محلول کی بوتلوں کو تہس نہس کر ڈالا۔ چند لمحوں میں لیبارٹری پوری کی پوری تباہ ہو چکی تھی۔ کنگ کانگ کا غصہ اب بھی ٹھنڈا نہ ہوا۔ اس نے لیبارٹری میں آگ لگا دی۔ وہ آگ کے شعلوں میں سے بڑے آرام سے باہر نکل آیا۔ سرنگ میں سے گزرتا تہہ خانے کی گری ہوئی تباہ شدہ دیوار کے پاس آ کر زور سے غرایا۔

گڑھے میں چھپے ہوئے سائنس دان اکیائی نے اس کی آواز سنی تو کیٹی سے کہا!

"کنگ کانگ جس مقصد کو لے کر گیا تھا اس میں کامیاب ہو کر واپس آگیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ اب ہمیں چاند کی مخلوق سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

اکیائی کیٹی کو لے کر کنگ کانگ کے پاس واپس آیا۔ کنگ کانگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نے سر کو جھکاتے ہوئے غراہٹ میں کہا کہ وہ جس کام کے لئے گیا تھا پورا ہو گیا ہے۔

اکیائی نے کنگ کانگ سے کہا:

"تم اس ٹوٹے ہوئے تہہ خانے میں ٹھہرو۔ میں ابھی واپس آتا ہوں۔"

کنگ کانگ تہہ خانے کے فرش پر جاکر بیٹھ گیا اور بار بار سینے پر ہاتھ مارنے لگا۔ اکیائی نے کیٹی کو ساتھ لیا اور سرنگ میں داخل ہو گیا۔ اسے جگہ جگہ چاند کی مخلوق کی لاشیں بکھری ہوئی ملیں۔ لیبارٹری میں آگ دھڑا دھڑ جل رہی تھی۔ دونوں سرنگ سے باہر آ گئے۔

اکیائی کہنے لگا:

"دوسری طرف ایک تہہ خانہ ہے۔ وہاں پرانے زمانے سے آئی ہوئی مخلوق موجود ہے۔ چلو۔ انہیں واپس ان کے زمانے میں بھیجتے ہیں۔ کیونکہ اب ان کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔"

دوسرے تہہ خانے میں کیٹی نے سب سے پہلے مصر کی ملکہ کو دیکھا۔ وہ اپنے تخت پر بالکل ساکت ہو کر خاموش بیٹھی تھی۔ کنیزیں اس کے تخت کے ارد گرد کھڑی اسے مور چھل سے ہوا دے رہی تھیں۔ دوسرے تخت پر ہندوستان کی قدیم مہارانی بیٹھی



تھی اور خادمائیں اس کے بالوں کو سنوار رہی تھیں۔ کونے میں وہ حسین لڑکی بیٹھی تھی۔ جس کے پاؤں میں زنجیر بندھی تھی۔ اس کے پاس ہی خزانہ بھی موجود تھا۔ اور رومن جرنیل اور غلام دیوار کے ساتھ بالکل سیدھے کھڑے تھے۔

اکیائی نے کہا:

"چاند کی مخلوق نے تمہیں تمہارے زمانے سے بلا کر بہت تکلیف دی۔ میں اس کے لئے شرمندہ ہوں۔ کیونکہ انہوں نے مجھ سے دھوکے سے فارمولا فلیش بیک معلوم کر لیا تھا مگر اب میں تم سب کو تمہارے زمانے میں واپس پہنچا رہا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی سائنس دان اکیائی نے فارمولا فلیش بیک کو اٹھا پڑھا۔ ایک بادل سا تہہ خانے میں چھا گیا۔ جب بادل ہٹا تو وہاں نہ مصر کی ملکہ تھی، نہ ہندوستان کی مہارانی تھی۔ اور نہ رومن سپاہی اور غلام ہی تھے۔ بوڑھے سائنس دان نے اطمینان کا سانس لے کر کہا:

"شکر ہے وہ سب لوگ اپنے اپنے زمانے میں واپس جا چکے ہیں۔"

وہ کیٹی کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا:

"ہمارا کام ختم ہو چکا ہے۔ ہم نے تمہاری زمین کے لوگوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کو اسں مخلوق کے ظلم سے بچا لیا ہے۔ اب میں واپس اپنے سیارے پر جاؤں گا۔ کیا تم میرے ساتھ چلو گی ؟"

کیٹی نے کہا :

" میں اپنی زمین پر واپس جانا چاہتی ہوں۔ جہاں میرے دوست عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور ٹھیو سانگ میرے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے۔ کیا تم مجھے میری دنیا میں ان کے پاس پہنچا سکتے ہو" ؟

الیکائی بولا :

" میری بچی ! میں قدیم زمانے کے لوگوں کو تو اپنے فارمولے سے یہاں بلوا سکتا ہوں مگر یہاں کے کسی بھی آدمی کو کسی دوسری دنیا میں نہیں پہنچا سکتا۔ ایسا کوئی فارمولا میرے پاس نہیں ہے "

کیٹی سوچ میں پڑ گئی۔

الیکائی کہنے لگا :

" تم میرے ساتھ میرے ستارے پر کیوں نہیں چلی چلتیں ؟ وہاں ہمارے پاس اڑن طشتریاں اور خلائی جہاز ہیں۔ ہم تمہیں کسی جہاز میں بٹھا کر تمہاری دنیا کی طرف روانہ کر دیں گے "

کیٹی کو یہ تجویز پسند آئی۔ اس نے الیکائی کے ساتھ جانے پر



رضامندی کا اظہار کیا۔ مگر پوچھا کہ وہ اسے چاند سے اپنے سیارے پر کیسے لے جائے گا۔ کیونکہ وہاں تو کوئی خلائی جہاز اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔ بوڑھا سائنس دان مسکرایا اور بولا :

" جس طرح تم اس چاند پر آئی ہو اسی طرح میں تمہیں اپنی دنیا پر لے چلوں گا۔ میرے ساتھ باہر آؤ "

سرنگ سے باہر نکل کر وہ کھلی جگہ پر آ گئے۔ الیکائی نے آسمان پر چمکتے ستاروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا :

" اس ستارے کو دیکھ رہی ہو جو بہت زیادہ روشن ہے ! وہ میرا ستارہ ہے۔ اس کی چمک زیادہ اس لئے ہے کہ وہاں سمندر ہے۔ سورج کی روشنی جب سمندر پر پڑتی ہے تو وہ بہت زیادہ روشن ہو جاتا ہے۔ ہم اس ستارے پر جائیں گے۔ میرے ساتھ سامنے والے ٹیلے پر چلو۔ وہاں رات کے وقت ہماری دنیا کی روشنی کی خاص سرخ کرنیں آ کر پڑتی ہیں۔ یہ کرنیں جب واپس جاتی ہیں تو اگر وہاں کوئی شئے رکھی ہو تو اسے بھی اپنے ساتھ لے جاتی ہیں۔ آؤ میرے ساتھ "

الیکائی اور کیٹی سامنے والے ٹیلے پر جا کر کھڑے ہو گئے۔

الیکائی کہہ رہا تھا :

" کچھ دیر بعد ہماری دنیا کے ستارے سے سرخ کرنیں نکل کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہم پر پڑیں گی۔ اس وقت تم آنکھیں بند کر لینا اور اس وقت تک نہ کھولنا جب تک تمہارے پاؤں دوبارہ زمین پر نہ لگ جائیں۔"

کیٹی اس قسم کے تجربے سے پہلے گزر چکی تھی۔

اس نے کہا:

"میں ایسا ہی کروں گی اکیائی بابا۔"

اور وہ خاموشی سے اکیائی کے ساتھ ٹیلے کے اوپر پتھروں پر کھڑی ہو گئی۔ کافی دیر تک وہاں کھڑے رہنے کے بعد اچانک دور اکیائی کے سیارے سے سرخ رنگ کی کرنیں پھوٹنے لگیں۔

اکیائی نے آہستہ سے کہا:

"کیٹی! آنکھیں بند کر لو۔"

کیٹی نے آنکھیں بند کر لیں۔ سرخ کرنوں نے کیٹی اور اکیائی کے جسم کو سرخ کر دیا۔ وہ لال کرنوں میں نہا گئے۔ کیٹی نے محسوس کیا کہ اس کے پاؤں اپنے آپ زمین سے اٹھ گئے ہیں اور وہ ہلکی پھلکی ہو کر فضا میں تیرنے لگی ہے۔ اس نے آنکھیں بالکل نہ کھولیں۔ دیر تک وہ فضا میں پرواز کرتی رہی۔ پھر اچانک اس کے پاؤں کسی سخت زمین پر اپنے آپ آ کر لگ گئے۔ اسے اکیائی کی آواز آئی۔

"کیٹی! اب آنکھیں کھول دو۔ تم ہمارے سیارے پر پہنچ گئی ہو۔"



کیٹی نے آنکھیں کھول دیں۔ دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت گول عمارتوں والے باغ میں کھڑی ہے۔ گول عمارتوں کے اوپر چاند ایسے قمقمے روشن ہیں۔ آسمان کی فضاؤں میں بلبلوں کی طرح کی گاڑیاں ہیلی کاپٹروں کی طرح اڑ رہی ہیں۔ مگر ان کی آواز بالکل نہیں ہے۔

اکیائی نے کہا:

"یہ ہمارے ہاں کی ٹیکسیاں ہیں۔ لوگ ان میں سفر کرتے ہیں۔ آؤ میری لیبارٹری میں چلو۔"

اکیائی کیٹی کو لے کر ایک گول عمارت میں داخل ہوا تو وہاں انسانی شکل کے لوگوں نے بوڑھے اکیائی کو دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجائیں اور اس کا زبردست استقبال کیا۔ اکیائی نے کیٹی کا تعارف کرواتے ہوئے کہا:

"یہ میری بچی ہے۔ چاند کی مخلوق اسے اغوا کر کے لے آئی تھی۔ میں اسے بھی بچا کر اپنے ساتھ لے آیا ہوں۔"

ان لوگوں نے کیٹی کی بھی بے حد عزت افزائی کی۔ ایک روز تک سائنس دان اکیائی کی آمد کا جشن منایا گیا۔ دوسرے دن کیٹی نے اکیائی سے کہا:

"اب میں واپس اپنی زمین پر اپنے بہن بھائیوں کے پاس جانا چاہتی ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اکیائی بولا!

"جیسے تمہاری مرضی۔ میرے ساتھ سپیس ٹرمینل میں آؤ۔"

سپیس ٹرمینل میں کئی چھوٹے چھوٹے خلائی جہاز کھڑے تھے

اکیائی کہنے لگا!

"کیا تم خلائی جہاز کنٹرول کر سکو گی!؟"

کیٹی اس سے پہلے خلائی جہاز چلایا کرتی تھی۔

اس نے کہا!

"اگرچہ مجھے خلائی جہاز چلائے دیر ہو گئی ہے مگر تم سمجھا دو گے تو میں اسے کنٹرول کر لوں گی۔"

بوڑھا اکیائی ایک چھوٹے خلائی جہاز میں آکر کیٹی کے ساتھ کاک پٹ میں بیٹھ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں کیٹی کو جہاز کے بارے میں سب کچھ سمجھا دیا۔

کیٹی نے کہا!

"اکیائی بابا! میں تمہاری اس مہربانی کو ہمیشہ یاد رکھوں گی اگر تمہارا ہماری زمین پر کبھی آنا ہو تو مجھے ضرور ملنا۔"

اکیائی مسکرایا!

کہنے لگا!

"بیٹی اگر تم چاند پر نہ آتیں تو شاید میں بھی زندہ نہ رہتا۔ تمہاری وجہ سے میری جان بھی بچی اور تمہاری زمین



کے لوگ بھی چاند کی مخلوق کے ناپاک عزائم سے محفوظ ہو گئے۔"

پھر اس نے اپنے سفید بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا!

"بیٹی! میں تمہیں ایک تحفہ دینا چاہتا ہوں۔"

کیٹی نے تعجب سے پوچھا!

"تحفہ کیسا بابا!؟"

اکیائی کہنے لگا!

"میں چاہتا ہوں کہ تمہیں فارمولا فلیش بیک بتا دوں جس کی مدد سے اگر تم چاہو تو قدیم زمانے میں سے کسی بھی انسان کو اپنے زمانے میں بلا سکو گی۔"

کیٹی نے کہا!

"تمہارا شکریہ بابا! تمہارا یہ تحفہ میں ہمیشہ سنبھال کر رکھوں گی۔"

اکیائی نے کہا!

"مگر اس کی صرف ایک شرط ہے کہ قدیم زمانے سے تم جس شخص کو بھی بلاؤ۔ اس کو زیادہ دیر اپنی دنیا میں نہ رکھنا۔ کوشش کرنا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اپنی ماضی کی دنیا میں واپس چلا جائے۔ کیا تم اس اصول پر عمل کر سکو گی کیٹی!؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کیٹی نے کہا:

"کیوں نہیں بابا! میں بڑی اصول پرست اور دیانت دار لڑکی ہوں۔ تم نے جو نصیحت مجھے کی ہے۔ میں اس پر ضرور عمل کروں گی۔"

"تو پھر اس فارمولے کو غور سے سنو:

اور بوڑھے سائنس دان نے کیٹی کو وہ فارمولا یاد کرا دیا۔

اس نے کہا:

"تم جہاں کہیں بھی ہو گی۔ اس فارمولے کو سات بار بلند آواز میں پڑھنا اور ماضی کے زمانے میں سے جس شہزادی یا ملکہ یا بادشاہ کو بلانا ہو اس کا خیال دل میں باندھ لینا۔ وہ شخص تمہارے سامنے آ جائے گا۔ اور یاد رکھنا اس سے کوئی ایسا کام نہ لینا جو انسانیت کے خلاف ہو۔"

کیٹی نے کہا:

"میں نے ایسا کام کبھی نہیں کیا بابا!

پھر وہ کہنے لگی:

"بابا! ـــ ـــ کانگ کو تو واپس بھیجا ہی نہیں تھا۔"

اکیائی مسکرا کر بولا:

"یہ کام تو میں نے سرنگ سے نکلتے ہی فارمولے کو الٹا پڑھ کر انجام دے دیا تھا۔



ہاں: جب تم ماضی کے کسی کردار کو واپس بھیجنا چاہو تو اسی فارمولے کو سات بار الٹا پڑھنا۔ وہ کردار واپس چلا جائے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



# خلائی جہاز کی تباہی

کیٹی نے ایک بار پھر سائنس دان اکیاٹی کا شکریہ ادا کیا۔ اکیاٹی نے کہا:

"جہاز کا تمہاری زمین تک کا روٹ میں نے سیٹ کر دیا ہے۔ اگر خدا نخواستہ خلا میں کوئی حادثہ پیش نہ آیا تو یہ جہاز تمہیں لے کر اپنے آپ تمہاری زمین پر پہنچ جائے گا۔ اس میں ایندھن ڈالنے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس جہاز کا انجن خلا میں سے اپنے آپ شمسی توانائی حاصل کرتا رہے گا۔ اب تم جاؤ۔"

سائنس دان اکیاٹی جہاز سے نکل گیا۔ کیٹی نے دروازہ لاک کر دیا۔ اس نے ایک بار پھر خلائی جہاز کی مشینری کو چیک کیا اور پُش بٹن دبا دیا۔ خلائی جہاز کا راکٹ چل پڑا۔ جہاز نے آہستہ آہستہ اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ جب وہ سیارے کی فضا سے نکل کر خلا میں پہنچا تو اس نے اپنے آپ زمین کی طرف رُخ کر لیا۔ کیٹی کو بڑی خوشی ہوئی کہ اب وہ کچھ ہی عرصے بعد عنبر ناگ ماریا



تھیوسانگ اور جولی سانگ کے پاس پہنچ جائے گی۔ مگر اس کی قسمت میں آگے کیا لکھا ہے۔ یہ کیٹی کو معلوم نہیں تھا۔ خلائی جہاز بڑی ہی تیز رفتاری کے ساتھ خلا میں اپنا سفر طے کر رہا تھا

خلا میں ایسا لگ رہا تھا جیسے جہاز ایک ہی جگہ پر رکا ہوا ہے۔ مگر جب وہ کسی قریبی سیارے کے نزدیک سے گزرتا تو بجلی کی چمک کی طرح وہ سیارہ پیچھے کی طرف جا چکا ہوتا تھا۔

خلائی جہاز میں وقت کا حساب وہ نہیں تھا جو ہماری زمین پر ہوتا ہے خلائی وقت کے مطابق جہاز کو خلا میں سفر کرتے ہوئے دو منٹ گزر گئے تھے جبکہ زمین پر ایک مہینہ گزر چکا تھا۔ اور عنبر ناگ ماریا تھیوسانگ اور جولی سانگ ابھی قافلے کے ساتھ تبت کی وادیوں سے نکل کر گندھارا کی طرف سفر ہی کر رہے تھے۔

کیٹی تھوڑی تھوڑی دیر بعد مشینری کو چیک کر لیتی تھی۔ خلائی جہاز کے اندر ہوا کا دباؤ اتنا ہی تھا جتنے دباؤ کی کیٹی کو ضرورت تھی۔ اچانک خلائی جہاز زور سے جھٹکا کھا کر ڈگمگا گیا۔ کیٹی اپنی سیٹ پر سے گرتی گرتی بچی۔ اس نے فوراً پیٹی باندھی اور راڈار کی سکرین پر دیکھا سکرین پر اسے اپنے خلائی جہاز کا پورا ڈھانچا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ گھبرا گئی کہ خلائی جہاز کے پچھلے حصے میں جہاں راکٹ کی مشینری تھی ایک گہرا شگاف پڑ گیا تھا۔ خلائی جہاز سے شاید کوئی شہاب ثاقب کا ٹکڑا ٹکرا گیا تھا۔ جہاز ابھی تک ڈگمگا رہا تھا۔ کیٹی نے فوراً اسے سنبھالنے کی کوشش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کی۔ جہاز تھوڑی دیر کے لئے سنبھل گیا مگر اس کے بعد پھر ڈولنے لگا۔ ایک طرف کو خلا میں گرنے لگا۔ کیٹی پریشان ہو گئی۔ ہوا کے شدید دباؤ کی وجہ سے جہاز کے عقبی حصے کا ایک اور ٹکڑا اڑ گیا تھا۔ کیٹی کا مشین روم یا کاک پٹ ہوا بند تھا۔ اس کا دباؤ کم نہیں ہو سکتا تھا مگر جہاز اس کے کنٹرول سے باہر ہو چکا تھا۔ کیٹی نے اسے پھر سے سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اس کوشش میں ناکام رہی۔

خلائی جہاز میں تیزی آگئی۔ کیٹی نے سکرین پر دیکھا کہ وہ خلا میں ایک خاص سمت کو گرتا چلا جا رہا تھا۔ دور سے ایک سیارہ جہاز کے قریب آتا جا رہا تھا۔ کیٹی فوراً سمجھ گئی کہ اس کا جہاز اس سیارے کی کشش کے حلقے میں شامل ہو گیا ہے اور اب وہ سیارہ اسے اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کا جہاز سیارے سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گا۔ جہاز سیارے کی کشش کے حلقے میں آنے کے بعد اس کی فضا میں داخل ہو گیا تھا۔ فضا میں داخل ہونے سے فضا میں جو ذرات تھے ان کی رگڑ کی وجہ سے جہاز میں آگ لگنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ کیٹی نے فوراً ٹربو انجن کو الٹا چلا دیا۔ اب ایسا ہوا کہ خلائی جہاز کو سیارہ کھینچ رہا تھا اور ٹربو انجن اسے پیچھے کی طرف کھینچ رہا تھا۔ اس کی وجہ سے خلائی جہاز کی رفتار بہت مدھم ہو گئی۔ مگر وہ سیارے کی طرف کھنچتا ہوا چلا جا رہا تھا۔



اس جہاز کو اب سیارے کی سطح پر جانے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔ لیکن کیٹی کی دانشمندی نے جہاز کو سیارے کی سطح سے ٹکرا کر تباہ ہونے سے بچا لیا تھا۔ اب یہ کیٹی کی قسمت تھی کہ وہ کس سیارے پر اترنے والی ہے۔ آیا وہ سیارہ انسانی زندگی کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ۔ کیٹی اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتی تھی اس نے اپنے آپ کو اور اپنے خلائی جہاز کو تقدیر کے حوالے کر دیا تھا۔ وہ جو کچھ کر سکتی تھی کر چکی تھی۔ جہاز ٹربو راکٹ کے الٹا چلنے کی وجہ سے دھیمی رفتار کے ساتھ سیارے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ٹربو راکٹ نے خلائی جہاز کی رفتار کو کنٹرول میں کر لیا تھا۔

اب سیارہ بہت قریب آگیا تھا۔ کیٹی نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔ سیارے کی زمین کا رنگ کہیں بھورا اور کہیں گہرا نیلا تھا بھوری جگہ پر جنگل تھا اور نیلی جگہ پر سمندر تھا۔ کچھ دیر بعد کیٹی کو یہ جنگل اور نیلا سمندر صاف نظر آنے لگے۔ یہ جان کر کیٹی کو بہت خوشی ہوئی اور اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ ایک ایسے سیارے پر اترنے والی تھی۔ جہاں آکسیجن بھاری مقدار میں موجود تھی۔ جنگل اور سمندر اس بات کا ثبوت تھے کہ وہاں آکسیجن موجود ہے۔ ہوا کا دباؤ بھی نارمل تھا۔ خلائی جہاز آہستہ آہستہ زمین کی طرف اتر رہا تھا۔ اب سیارے کی گولائی ختم ہو گئی تھی۔ اور زمین چپٹی دکھائی دینے لگی تھی جہاں جہاز اترنے والا تھا وہاں اونچی نیچی چٹانیں ہی چٹانیں تھیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ان چٹانوں کے پیچھے گھنا جنگل صاف نظر آ رہا تھا۔ کیٹی جہاز کے کنٹرول پر بیٹھ گئی۔ ٹربو راکٹ کو اب بند کرنے کا مرحلہ تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ سیارے کی زمین کی کشش اور ٹربو راکٹ کے دھماکوں میں اپنے آپ ایک توازن پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے جہاز زمین پر اترنے کے بعد دھچکا لگنے سے محفوظ ہو گیا تھا۔ پھر بھی کیٹی نے ٹربو راکٹ کے بٹن پر انگلی رکھ لی تھی تاکہ وہ عین وقت پر اسے بند کر سکے۔ جونہی خلائی جہاز نے زمین کی سطح کو چھوا تو کیٹی نے بٹن دیا۔ ٹربو راکٹ بند ہو گیا۔

کیٹی نے شکر ادا کیا۔ اس کا جہاز تباہی سے بچ گیا تھا اب اگلا مرحلہ یہ معلوم کرنا تھا کہ اس پراسرار ویران سیارے پر کیسی [illegible] یا گزرنے والی ہے۔ جہاز خاموش تھا۔ سب سے پہلے [illegible] معلوم کرنا تھا کہ اس پراسرار سیارے پر ہوا کا دباؤ کتنا ہے۔ اس نے جہاز کی ایک خاص مشین کو چلا کر سکرین پر لگے ڈائیل کو دیکھا۔ ڈائیل کی سوئی نے اسے بتایا کہ فضا میں ہوا کا دباؤ نارمل ہے۔ کیٹی کو تسلی ہو گئی۔ اس نے جہاز کا ایک بٹن دبا دیا۔ فولادی دروازہ اپنے آپ کھل گیا۔ اور ایک سیڑھی نیچے لٹک گئی۔ کیٹی نے دروازے میں کھڑے ہو کر ہوا کو سونگھا۔ ہوا میں سبزے کی ٹھنڈی ٹھنڈی مہک تھی۔

سیارے کی فضا ہلکی خشک تھی۔ گرمی بالکل نہیں تھی۔ اگرچہ



سیارے کی زمین کے اوپر دور ایک سورج چمک رہا تھا جس کا سائز ہماری زمین کے چاند جتنا تھا۔ شاید اسی وجہ سے وہاں گرمی کم تھی۔

کیٹی نے خدا کا نام لیا اور سیڑھی سے اتر کر نئی سرزمین پر اپنا پاؤں رکھا۔ زمین بھربھری یا نرم نہیں تھی۔ بلکہ سخت تھی جیسا کہ اسے ہونا چاہیے تھا۔ ایک خلائی گن جہاز میں موجود تھی۔ کیٹی نے اس خلائی گن کو اپنی پتلون کی بیلٹ میں پھنسا دیا اور نیچے سے بٹن دبایا۔ خلائی جہاز کی سیڑھی اپنے آپ اوپر چلی گئی۔ اور پھر دروازہ بھی بند ہو گیا۔ کیٹی چٹانوں میں ایک طرف کو چلنے لگی۔ چٹان کے ارد گرد زمین پر بھورے رنگ کی گھاس اگی ہوئی تھی۔ کیٹی جب ان چٹانوں سے نکلی تو اس کے سامنے وہی جنگل تھا جو اسے اپنے خلائی جہاز میں سے دکھائی دیا تھا۔ سب سے پہلے وہ ایک درخت کے پاس آ گئی۔ اس نے غور سے درخت کے تنے کو دیکھا۔ یہ اپنی زمین کے درختوں جیسا درخت تھا۔ پتے چوڑے چوڑے تھے۔ جنگل میں درخت ایک دوسرے میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور ان کے نیچے دن کی روشنی بہت کم تھی۔

کیٹی نے کان لگا کر کسی پرندے کی آواز سننے کی کوشش کی۔ مگر وہاں کوئی آواز نہیں تھی۔ ہوا بھی بند تھی جس کی وجہ سے درختوں کی شاخوں کے سرسرانے کی آواز بھی سنائی نہیں دے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



رہی تھی۔ کیٹی نے آہستہ آہستہ درختوں کے نیچے چلنا شروع کر دیا۔ ان درختوں کے نیچے ایک عجیب قسم کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی کیٹی نے ایسی خوشبو پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ پھر اسے کسی پرندے کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ یہ کوئی ایسا پرندہ تھا جس کی آواز الو کی آواز سے ملتی جلتی تھی۔ کیٹی نے درختوں میں ادھر ادھر جھانکا مگر اسے وہ پرندہ کہیں نظر نہ آیا۔ جنگل کافی بڑا تھا۔ زمین پر گھاس ہی گھاس اُگی ہوئی تھی۔ آخر وہ ایک ایسی جگہ پر پہنچی جہاں کیٹی کو جنگل میں ایک چھوٹی سی پگ ڈنڈی نظر آئی۔ اس پگ ڈنڈی سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں سے کوئی گذرتا ہے۔ مگر کیا یہاں انسان آباد ہیں؟ یہاں کی مخلوق زمین کے انسانوں ایسی ہوگی کیا؟ اصولی اعتبار سے اس مخلوق کو زمین کے انسانوں ایسا ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ یہاں کی فضا زمین کی فضا ایسی ہی تھی۔ مگر ابھی تک کیٹی نے کسی انسان یا جانور کو نہیں دیکھا تھا۔ کیٹی ایک درخت کے قریب سے گذری تو اچانک درخت کی شاخوں نے جھک کر کیٹی کو اپنی ٹہنیوں میں جکڑ لیا۔

کیٹی تھوڑی دیر کے لئے بوکھلا ضرور گئی مگر وہ گھبرائی بالکل نہیں۔ وہ خود خلائی مخلوق تھی۔ سمجھ گئی کہ یہ آدم خور درخت ہے۔ مگر کیٹی کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ کیٹی کی طاقت اس درخت سے زیادہ تھی۔ اس نے ایک ہی جھٹکے میں درخت کی شاخوں



کو توڑ کر اپنے آپ کو آزاد کرا لیا۔ درخت کی شاخیں ٹوٹیں تو جیسے درخت میں سے سسکیاں بھرنے کی آواز سنائی دی۔ کیٹی نے غور سے دیکھا تو ٹوٹی ہوئی ٹہنیاں زمین پر تڑپ رہی تھیں۔ کیٹی نے درخت کے تنے کو ہاتھ سے چھوا۔ درخت کا تنا کانپ رہا تھا۔ ایک بار پھر درخت کے تنے سے کراہ کی آواز سنائی دی۔ کیٹی حیران ہوئی کہ یہ درخت زندہ ہے کیا؟

اس نے درخت کے تنے کے قریب منہ لے جا کر پوچھا:

"کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟"

درخت نے کوئی جواب نہ دیا مگر اس کی شاخوں نے ادھر ادھر اپنے آپ کو ہلایا۔ جس طرح ہم سر ہلا کر کسی کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ اس درخت نے اسی طرح اپنی شاخیں ہلا کر کیٹی سے کہا کہ وہ اس کی آواز سن رہا ہے۔

کیٹی نے کہا:

"مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہاری شاخوں کو توڑ کر تمہیں تکلیف پہنچائی۔ مگر میں مجبور تھی۔ تم کو معلوم نہیں تھا کہ میں کون ہوں۔"

اتنا کہہ کر کیٹی آگے بڑھ گئی۔ ایسا درخت اسے پھر جنگل میں دکھائی نہ دیا۔ وہ جنگل میں پگ ڈنڈی سے ہٹ کر چل رہی تھی تاکہ اگر کوئی مخلوق اس پر سامنے سے اچانک نمودار ہو جائے تو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کیٹی کا اس سے آمنا سامنا نہ ہو۔ جنگل ختم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔ کیٹی کو چلتے چلتے کافی دیر ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ اور درختوں میں رات کا اندھیرا اترنا شروع ہو گیا۔ کیٹی چاہتی تھی کہ رات کا اندھیرا پھیلنے سے پہلے پہلے وہ اس پراسرار جنگل سے باہر نکل جائے۔ مگر جنگل تو جیسے کسی سمندر کی طرح پھیلا ہوا تھا۔ کیٹی نے اپنی رفتار تیز کر دی لیکن جگہ جگہ راستے میں جھاڑیاں اور درخت اس کا راستہ روک رہے تھے۔ جو پگ ڈنڈی جنگل میں بنی ہوئی تھی وہ ابھی تک کیٹی کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

پھر اندھیرا چھانے لگا۔ اس سیارے کا سورج چونکہ چھوٹا تھا اس لئے وہاں سورج کے غروب ہوتے ہی اندھیرا ہونے لگا۔ درختوں کی وجہ سے جنگل میں زیادہ ہی تاریکی چھا گئی تھی لیکن کیٹی کو اس لئے بھی تسلی تھی کہ وہ اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھی۔ درخت اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ اگے ہوئے تھے۔ ان کی گھنی شاخیں اوپر جا کر ایک دوسری میں گھل مل گئی تھیں۔ کہیں کہیں جنگلی پھول بھی نظر آ رہے تھے۔ جب اندھیرا بہت ہی گہرا ہو گیا تو کیٹی نے سوچا کہ یہ جنگل تو خدا جانے کب ختم ہو گا۔ اسے کسی جگہ رات گذارنے کا انتظام کرنا چاہئے۔ تاکہ دوسرے دن جب دن کی روشنی طلوع ہو تو وہ دوبارہ جنگل میں



اپنا سفر شروع کرے۔ یہ سوچ کر کیٹی نے درختوں کا جائزہ لیا۔ وہ کسی درخت کے اوپر رات بسر کرنے کا ٹھکانا بنانا چاہتی تھی۔ آخر ایک درخت اسے ایسا مل گیا جس کی بڑی بڑی شاخیں اس طرح پھیلی ہوئی تھیں کہ بیچ میں بیٹھنے کے لئے کافی جگہ بن گئی تھی۔ کیٹی درخت پر چڑھی اور دو شاخوں کے درمیان بیٹھ گئی۔ خلائی گن ابھی تک اس کی بیلٹ میں لٹکی ہوئی تھی۔ کھانے پینے اور سونے کی اسے ضرورت نہیں تھی۔ جس خلائی سیارے کی کیٹی مخلوق تھی اس سیارے کے لوگ فضا میں پھیلی ہوئی توانائی میں سے اپنے لئے خوراک اور پانی کی نمی حاصل کرتے تھے۔

کیٹی نے سونا تو تھا نہیں۔ ساری رات جاگنا ہی تھا۔ اسے یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہاں کی رات کتنی لمبی ہوتی ہے۔ اس نے درخت کے پتوں سے اپنے آپ کو ڈھانپ لیا۔ کہ کوئی آسانی سے اسے دیکھ نہ سکے۔ رات گذرتی چلی گئی۔ جنگل میں ایسی خاموشی چھا گئی کہ کیٹی کو اپنے سانس کی آواز بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔ کوئی پتا تک نہیں ہل رہا تھا۔ تاریکی اس قدر گہری تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ مگر کیٹی اس اندھیرے میں بھی درختوں کے نیچے سے گذرنے والی پگ ڈنڈی کو دیکھ رہی تھی۔ خدا جانے رات کا کیا وقت ہو گا۔ کیٹی کو محسوس ہوا کہ کوئی خشک پتوں پر چلتا ہوا چلا آ رہا ہے۔ کیٹی نے اس آواز پر کان لگا دیئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



بہت جلد اسے محسوس ہو گیا کہ یہ ایک آدمی نہیں بلکہ دو چار آدمیوں کے پاؤں کی چاپ کی آواز ہے۔ کیٹی نے درخت کی شاخوں میں سے اس طرف دیکھا جدھر سے آواز آ رہی تھی۔ اسے اندھیرے میں چند انسانی سائے آگے بڑھتے نظر آئے۔ یہ سائے درختوں کے نیچے سے گذرنے والی پگ ڈنڈی کی طرف بڑھتے آ رہے تھے ساتھ ہی ساتھ ایسی آواز بھی آ رہی تھی جیسے کوئی دھونکنی چل رہی ہو۔ جیسے کوئی عفریت سانس لے رہا ہو۔

یہ انسانی سائے اب کیٹی کو نظر آنے لگے۔ کیٹی نے دیکھا کہ دو آدمی ایک عورت کو اس طرح کھینچے لئے آ رہے ہیں کہ اس کے ہاتھوں میں رسی بندھی ہوئی ہے۔ بال بکھرے ہوئے ہیں۔ اور عورت آہستہ آہستہ بے بسی کے عالم میں دائیں بائیں سر مار رہی ہے۔ مگر زبان سے کچھ نہیں بول رہی۔ اس کے پیچھے پیچھے تین آدمی چلے آ رہے ہیں۔ جنہوں نے ہاتھوں میں لمبے لمبے نیزے اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان آدمیوں کا لباس صرف ایک لمبا چولا ہے۔ آدمیوں کا رنگ زرد موم کی طرح ہے۔ بال سر کے درمیان میں سینگ کی طرح کھڑے ہیں۔ عورت کا رنگ زرد نہیں ہے بلکہ سانولا ہے اور وہ ان آدمیوں میں سے نہیں لگتی۔ کیٹی سانس کو روکے ان لوگوں کو اپنے درخت کے نیچے سے گذرتا دیکھ رہی تھی۔ جب یہ لوگ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو کیٹی کے دل میں اس سانولی عورت



کے لئے رحم کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ اس نے سوچا کہ یہ زرد مخلوق نہ جانے اس بے بس عورت کے ساتھ کیا ظلم کرنے والی ہے۔ اور اس کی مدد کرنی چاہئے۔ یہ سوچ کر کیٹی درخت سے نیچے اتر آئی اور اس طرف چلنے لگی جدھر کو زرد لوگ گئے تھے۔ وہ کچھ فاصلہ رکھ کر چل رہی تھی۔

جب اسے زرد مخلوق کے سائے نظر آنے لگے تو کیٹی نے اپنی رفتار کم کر لی۔ وہ درختوں کے پیچھے آ گئی اور ان کے ساتھ ساتھ ہو کر آگے بڑھنے لگی۔ کچھ دور چلنے کے بعد زرد لوگ جنگل کی پگ ڈنڈی سے ہٹ کر ایک طرف درختوں میں چلے گئے۔ کیٹی ادھر نہیں گئی تھی۔ وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتی رہی۔ یہاں ایک جگہ پہنچ کر یہ پانچوں زرد آدمی رک گئے۔ انہوں نے سانولی عورت کو زمین پر بٹھا دیا۔ ان میں سے ایک آدمی نے جیب سے ایک چھوٹا سا شیشے کا گولا نکال کر اسے ہوا میں اچھالا۔ گولہ ہوا میں اچھلا تو اسے آگ لگ گئی۔ اور سارے کا سارا جنگل روشن ہو گیا۔ کیٹی جلدی سے ایک طرف ہو گئی۔ جنگل میں ایک بار پھر تاریکی چھا گئی۔ اتنے میں اسی قسم کے گولے کی روشنی دور ایک تکونی چھت والے مکان سے ہوئی۔ اس کی روشنی میں کیٹی نے مکان کی تکونی چھت اور اس چھت کے اوپر بیٹھی ہوئی ایک عجیب سی شے کو دیکھ لیا۔ شاید یہ ایک طرح کا سگنل تھا۔ جب تکونے مکان کی جانب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سے بھی گورے کی روشنی کی گئی۔ تو یہ پانچوں زرد آدمی سانولی بے بس لڑکی کو لے کر گھسیٹتے ہوئے اس مکان کی طرف بڑھے اب پہلی بار کیٹی نے اس سانولی عورت کی آواز سنی۔ وہ کسی خلائی زبان میں کہہ رہی تھی۔ مجھ پر رحم کرو۔ مجھ پر رحم کرو۔ کیٹی رک گئی۔ زرد آدمیوں میں سے ایک نے نیزہ اوپر اٹھایا اور سانولی عورت کے جسم میں اتنے زور سے چبھویا کہ اس کی چیخ نکل گئی۔ وہ کراہتی ہوئی ان ظالم آدمیوں کے ساتھ سر مارتی ہوئی چلنے لگی۔ کیٹی بھی چل پڑی۔ تکونی مکان کے تکونے پرانے اور پر اسرار آسیب زدہ دروازے کے پاس آکر یہ لوگ رک گئے۔ زرد آدمیوں میں سے ایک نے حلق سے ایک چیخ نکالی۔ آسیبی مکان کا دروازہ چرچراہٹ کے ساتھ کھل گیا۔

یہ پانچوں آدمی سانولی عورت کو گھسیٹتے ہوئے مکان میں داخل ہو گئے۔ مکان کا دروازہ اپنے آپ کھٹاک کی آواز سے بند ہو گیا۔ کیٹی وہیں ایک درخت کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اور اندھیرے میں غور سے مکان کو تکنے لگی۔ اس مکان کی تکونی چھت کے اوپر ایک عجیب ڈراونے جانور کا بت لگا ہوا تھا۔ اندھیرے میں اس جانور کی زبان باہر کو نکلی صاف نظر آرہی تھی۔ مکان پر اندھیرا اور سکوت چھا گیا تھا۔ اب اندر سے کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔ اس ہیبت ناک آسیبی مکان کی سامنے کی جانب کوئی کھڑکی یا روشن دان بھی نہیں تھا۔ کیٹی نے سوچا کہ



مکان کے پیچھے چل کر دیکھنا چاہئے۔ وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی جھاڑیوں کے قریب سے گزرتی مکان کے پیچھے آگئی۔

یہاں اسے مکان کی دیوار میں زمین سے کوئی پانچ فٹ اونچی ایک کھڑکی نظر آئی۔ جس کا دروازہ بند تھا۔ کیٹی اس کھڑکی کے پاس آکر دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ اس نے سانس روک کر کان کھڑکی کے بند دروازے پر لگا دئے۔ اس کو اندر سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ دوسری طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کیٹی وہاں سے ہٹ کر دیوار کے ساتھ ساتھ دوسری طرف جہاں دیوار ختم ہو جاتی تھی آگئی۔

یہاں آتے ہی وہ ٹھٹھک گئی اور اس نے اپنا سر پیچھے کر لیا۔ کیونکہ اسے آگے ایک پتھر کی سیڑھی نظر آئی جو نیچے ایک چوکور تالاب میں اتر گئی۔ تالاب میں پانی بالکل نہیں تھا۔ اور اندھیرے میں کیٹی کو جھاڑیاں اگی ہوئی نظر آرہی تھیں۔

کیٹی سیڑھی کے قریب بیٹھ گئی اور آگے کو جھک کر سوکھے تالاب کی جھاڑیوں کو غور سے دیکھنے لگی۔ اس نے غور سے دیکھا تو اسے ایک جھاڑی کے پاس ایک دروازہ دکھائی دیا جو زمین کے اندر بنا ہوا تھا اتنے میں اسے مکان کے اندر سے وہی پانچوں زرد آدمی باہر نکل کر تالاب کی سیڑھیوں کی طرف آتے ہی دکھائی دئے۔

کیٹی جلدی سے دبے پاؤں پیچھے ہٹ کر تالاب کی دیوار کے سامنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کی جانب آگئی۔ سانولی عورت ابھی تک ان کے بیچ میں سر جھکائے
چلی آرہی تھی۔ اس کے ہاتھ رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ جھاڑی
والے دروازے کے پاس لاکر انہوں نے سانولی عورت کی رسی
کھول دی۔ پھر دروازہ کھول کر انہوں نے عورت کو اندر دھکا دے
دیا۔ اب دروازہ بند کرکے انہوں نے پاس ہی پڑا ہوا ایک بہت
بھاری پتھر مل کر اٹھایا اور دروازے کے آگے کر دیا۔ پتھر نے
سارے دروازے کو ڈھانپ دیا۔ پھر وہ جدھر سے آئے تھے ادھر
کو چلے گئے۔ کیٹی کچھ دیر اسی جگہ بیٹھی رہی۔ جب اسے یقین ہوگیا
کہ اب وہ لوگ وہاں سے جاچکے ہیں تو وہ سیڑھیاں اترنے لگی۔

وہ بڑی احتیاط سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ سیڑھیاں پتھر کی تھیں
اور ان میں گھاس اگ آئی تھی۔ نیچے سوکھے تالاب میں آکر کیٹی نے ایک
بار پھر چاروں طرف اندھیرے میں دیکھا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ کیٹی
جھاڑی والے دروازے کے پاس آکر پتھر کی اوٹ میں ہوگئی یہ پتھر
کافی بڑا تھا اور چھوٹی سی چٹان لگ رہا تھا۔ اس کو چار پانچ آدمی مل
کر ہی ہلا سکتے تھے۔ مگر کیٹی میں اتنی طاقت تھی کہ وہ اسے اپنی
جگہ سے ہٹا سکے۔ چنانچہ کیٹی نے ایک طرف سے پتھر کو دونوں ہاتھوں
سے پکڑا اور آہستہ آہستہ زور لگانا شروع کر دیا۔ کیٹی کی طاقت
کے آگے پتھر کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ پتھر اپنی جگہ سے کھسک
کر پرے ہوگیا۔ اب اسے دروازہ صاف نظر آرہا تھا۔ کیٹی نے



دروازے کا ایک پٹ کھول کر اندر جھانکا۔ اندر گھپ اندھیرا تھا۔
کیٹی نے غور سے دیکھا۔ ایک پتھر کا زینہ نیچے اتر رہا تھا۔

کیٹی نے دروازہ آہستہ سے بند کیا اور زینہ اترنے لگی۔ دو
چار سیڑھیوں کے بعد وہ ایک ایسے حجرے میں کھڑی تھی جس میں چھ
سات محرابی ستون زمین سے نکل کر چھت تک چلے گئے تھے۔ وہاں
کوئی نہیں تھا۔ کیٹی سوچنے لگی کہ وہ سانولی عورت کہاں چلی گئی ہے۔
ابھی تھوڑی دیر پہلے زرد مخلوق نے اسے یہاں گرایا تھا۔ کیٹی
نے آہستہ سے اس عورت کی خلائی زبان میں آواز دی۔

"تم کہاں ہو!"

میں تمہاری مدد کرنے کے لئے آئی ہوں۔"

کیٹی کو سانولی عورت کی سسکی سنائی دی۔ کیٹی ادھر کو چلی کونے
والے ستون کے پیچھے وہی سانولی عورت زمین پر بال بکھرائے اس طرح
بیٹھی تھی کہ اس نے اپنا سہما ہوا سر گھٹنوں پر رکھا ہوا تھا وہ اندھیرے
میں کیٹی کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے تک رہی تھی۔ کیٹی تیزی سے اس
کے پاس جاکر بیٹھ گئی اور سرگوشی میں بولی:

"بہن گھبراؤ نہیں۔ میں تمہارے سیارے کی زبان جانتی
ہوں۔ مگر میرا تمہارے سیارے سے کوئی تعلق نہیں ہے
مجھے بتاؤ تم کون ہو اور یہ لوگ تمہیں اس تاریک قید خانے
میں کیوں بند کر گئے ہیں"؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سانولی عورت کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے سامنے ایک نیلی آنکھوں والی خوبصورت لڑکی بیٹھی اس سے ہمدردی کا اظہار کر رہی ہے۔ کیٹی نے آہستہ سے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو اسے بجلی کا ہلکا سا جھٹکا لگا۔

کیٹی نے ایک دم سے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا اور بولی:

"کیا تمہارے سیارے میں یہ تاثیر ہے یا ان لوگوں نے تم پر کوئی ظلم کیا ہے!"

اب سانولی عورت کو کچھ حوصلہ ہوا۔ اس نے بال پیچھے ہٹا کر کہا:

"میری بہن! مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اور تم یہاں سے بھاگ جاؤ۔ اور اپنی جان بچاؤ۔ نہیں تو یہ مخلوق تمہاری بھی کھوپڑی اتار کر لے جائے گی۔ وہ تھوڑی دیر میں میری کھوپڑی اتارنے آرہے ہیں۔"

اور سانولی عورت نے اپنا سر گھٹنوں پر رکھ دیا اور سسکیاں بھر کر رونے لگی۔ کیٹی نے اسے ایک بار پھر تسلی دیتے ہوئے کہا:

"تم میری فکر نہ کرو بہن۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم ہو کون اور یہ لوگ تمہیں کس جرم میں یہاں لا کر قتل کرنا چاہتے ہیں!"

سانولی عورت نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا:

"میری خاطر اپنی جان کیوں گنواتی ہو۔ یہ زرد خونی ہیں۔



ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ان کے جسموں سے بجلی کی ایسی لہریں نکلتی ہیں جو ان کے دشمن کو ہلاک کر ڈالتی ہیں۔ انہوں نے تھوڑی سی بجلی کی لہر میرے جسم میں داخل کر رکھی ہے تاکہ میں اگر کہیں ادھر ادھر فرار ہونے کی کوشش کروں تو انہیں فوراً پتہ چل جائے۔ کیونکہ میرے جسم کی بجلی کی لہریں انہیں بتا دیں گی کہ میں کہاں ہوں۔"

اب کیٹی کو معلوم ہوا کہ اس سانولی لڑکی کو چھونے سے بجلی کا ہلکا سا جھٹکا کیوں لگا تھا۔

کیٹی نے کہا:

"تم نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ تمہیں یہ لوگ کس جرم میں یہاں لے آئے ہیں اور تم کون ہو۔!"

سانولی لڑکی نے کہا:

"میں ایک بد نصیب لڑکی ہوں۔ میں اب بھی تمہیں یہی کہوں گی کہ تم جو کوئی بھی ہو۔ اپنی جان بچا کر یہاں سے بھاگ جاؤ۔"

جب کیٹی نے سانولی لڑکی کو یقین دلایا کہ وہ اس کی مدد کر سکتی ہے تو سانولی لڑکی نے کہا:

"اس سیارے کے جنوب کی جانب ہمارا شہر ہے جہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے ساتھ ہنسی خوشی رہتی تھی۔ ایک روز آسمان پر زبردست روشنی ہوئی پھر روشنی غائب ہو گئی۔ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ روشنی کس چیز کی تھی۔ اصل میں اسی روز یہ زرد خونی مخلوق کسی دوسرے سیارے سے ہمارے سیارے پر اپنے راکٹ کے ذریعے اتری تھی۔ ہمیں اس وقت پتہ چلا جب انہوں نے شہر کی جوان لڑکیوں کو پکڑ کر ایک تہہ خانے میں قید کرنا شروع کر دیا۔ ان زرد لوگوں میں بڑی طاقت تھی۔ ان کے جسموں سے بجلی کی لہریں نکلتی تھیں جن کا مقابلہ ہمارے آدمی نہیں کر سکتے تھے۔ پھر اس زرد مخلوق نے لڑکیوں کی گردنیں اتارنا شروع کر دیں وہ رات کو ایک لڑکی اس تہہ خانے میں لاتے اور پھر یہاں اس کی گردن اتار کر اس کی کھوپڑی بکس میں بند کر دیتے تھے۔ چنانچہ یہ مجھے بھی پکڑ کر لے گئے اور آج میری گردن اتارنے کی باری ہے۔"

کیٹی کو یہ سن کر زرد مخلوق سے نفرت ہو گئی۔

اس نے پوچھا!

"باقی لڑکیاں کس جگہ قید ہیں؟"

سانولی لڑکی نے بتایا کہ باقی لڑکیاں یہاں سے دور جنگل کے



آخری کنارے ایک پہاڑی کے اندر تہہ خانے میں بند ہیں۔ کیٹی نے ان تمام لڑکیوں کو ان وحشی درندوں سے بچانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مگر اسے سب سے زیادہ خطرہ اس زرد مخلوق کے جسم سے نکلتی بجلی کی لہروں کا تھا۔ وہ بجلی کی لہروں کے شدید جھٹکوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے سانولی لڑکی کو تسلی دی اور خود گہری سوچ میں ڈوب گئی۔ وہ اکیلی اس خونی مخلوق کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اسے کسی ساتھی کی مدد کی ضرورت تھی۔ وہ کس سے مدد لے؟

آخر اسے ایک ہی راستہ نظر آیا کہ فارمولا فلیش بیک پر عمل کرتے ہوئے وہ قدیم زمانے کے کسی طاقتور انسان کو بلائے اور ان لڑکیوں کو زرد وحشی درندوں سے نجات دلائے۔

کیٹی سوچنے لگی کہ ایسا انسان کون ہو سکتا ہے! وہ ماضی کے زمانے سے کس کو بلائے! کیٹی کو ایک دم سے خیال آیا کہ کیوں نہ وہ تاریخ کے اوراق میں سوئے ہوئے ڈاکٹر فرینکنسٹائن کے عفریت کو بلائے جو اس نے کئی مردوں کے جسموں کو جوڑ کر بنایا تھا اور پھر آسمانی بجلی کا جھٹکا دے کر اسے زندہ کر دیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے کے لندن شہر میں تباہی مچا دی تھی اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ کیٹی نے زرد لڑکی سے زرد مخلوق کے ٹھکانے اس بارے میں پوری معلومات حاصل کر لیں۔ اور کہا کہ وہ اب زرد خونی مخلوق کو تباہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کرنے کے بعد ہی اس کے پاس آئے گی۔ سانولی لڑکی آنسو بھری آنکھوں سے کیٹی کو دیکھتی رہی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایک لڑکی اتنی وحشی اور درندہ مخلوق کا اکیلی مقابلہ کرسکے گی۔



# ہم شکل ناگ اور کیٹی

کیٹی سوکھے تالاب سے نکل کر درختوں میں آگئی۔

رات اسی طرح اندھیری اور سنسان تھی۔ ہر طرف موت کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ کیٹی جنگل میں ایک جگہ درختوں کے نیچے بیٹھ گئی۔ اس نے آنکھیں بند کرلیں اور سائنس دان اکیائی کا بتایا ہوا فارمولا بلند آواز میں پڑھنے لگی۔ اس نے اپنے ذہن میں فرینکنسٹائن کے عفریت کا تصور کرلیا۔ اور سات بار فارمولا پڑھا۔ جب وہ ساتویں بار فارمولے کو پڑھ رہی تھی کہ اس کے سامنے ایک بادل چھا گیا۔ جب بادل صاف ہوا تو کیٹی نے دیکھا کہ اس کے سامنے فرینکنسٹائن کا انسانی عفریت موجود تھا۔ یہ ایک دس فٹ لمبا اور چوڑے شانوں والا انسان تھا جو اصل میں مر چکا تھا۔ اس کی کھوپڑی پر ایک جانب ٹانکے لگنے کا نشان پڑا ہوا تھا۔ جیسے کھوپڑی توڑ کر دوبارہ ٹانکے لگا کر جوڑی گئی ہو۔ اس کے نتھنے چوڑے تھے۔ آنکھیں مردہ تھیں اور ان میں سے سنگدلی ٹپکتی تھی۔ اس کے بازو بھی لمبے لمبے تھے اور وہ دونوں ٹانگوں پر اس طرح کھڑا تھا جیسے ابھی کیٹی کو پکڑ کر اس کے ٹکڑے اڑا دے گا۔ اس کے حلق سے ہلکی ہلکی غصیلی غراہٹ کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



آواز نکل رہی تھی۔ کیٹی نے فوراً اسے کہا:

"انسانی عفریت! میں نے تمہیں جگایا ہے۔ تم میرے حکم کے پابند ہو۔ تم میرے حکم کے خلاف نہیں جا سکتے۔ بولو۔ کیا میرا حکم مانو گے؟"

انسانی عفریت نے حلق سے ایک عجیب سی آواز نکالی اور سر ہلایا۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ کیٹی کا ہر حکم مانے گا۔ کیٹی نے کہا:

"میرے ساتھ آؤ۔"

کیٹی آگے آگے اور انسانی عفریت آہستہ آہستہ لمبے لمبے قدم بھرتا اس کے پیچھے چل پڑا۔ انسانی عفریت کا سر درختوں سے ٹکرا رہا تھا اور وہ غصے سے درختوں کی شاخیں توڑتا جاتا تھا۔ وہ غرا رہا تھا۔ کیٹی کو معلوم تھا کہ جب ڈاکٹر فرینکنسٹائن نے مختلف مردوں کے جسم کے ٹکڑوں کو جوڑ کر یہ انسانی عفریت بنایا تھا تو دنیا کی کوئی طاقت اس انسانی عفریت کو ہلاک نہ کر سکی تھی۔ اس زمانے کی پولیس نے انسانی عفریت پر بجلی بھی گرائی۔ مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر اس انسانی عفریت کو ایک بحری جہاز کے ساتھ زنجیروں سے باندھ کر جہاز کو سمندر میں ڈبو دیا گیا۔ تب جا کر انسانی عفریت سے لوگوں کو نجات ملی۔

کیٹی جنگل سے باہر آ گئی۔ سانولی لڑکی نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا کہ زرد مخلوق خونی مخلوق ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر بھی بتا دیا تھا۔ کیٹی جنگل سے نکل کر زرد خونی مخلوق کے ہیڈ کوارٹر کی طرف روانہ ہو گئی۔ انسانی عفریت



اس کے پیچھے پیچھے غراتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ کیٹی کو دور روشنی نظر آئی۔ یہ زرد خونی مخلوق کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ وہاں ایک تکونی عمارت تھی جو بانس اور ساگوان کی لکڑی سے بنائی گئی تھی اس عمارت کے سامنے ایک خلائی جہاز بھی کھڑا تھا۔ یہ زرد خونی مخلوق اسی جہاز میں یہاں اتری تھی۔

کیٹی قریب پہنچی تو پتہ چلا کہ آگے زبردست پہرہ لگا ہے۔ کیٹی نے غور سے دیکھا۔ خلائی راکٹ اور تکونے مکان کے سامنے چھ سات سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ کیٹی آگے چلتی گئی۔ خلائی راکٹ کے بالکل قریب آئے تو زرد پہرے داروں کی نظر کیٹی پر پڑ گئی وہ حیران ہوئے کہ آدھی رات کے وقت یہ عورت یہاں کہاں سے آ گئی ہے؟ وہ نیزے لے کر کیٹی کی طرف حملہ کرنے کی غرض سے دوڑے۔

کیٹی نے فوراً انسانی عفریت سے کہا:

"یہ دشمن ہیں۔ انسانیت کے دشمن ہیں ان کو ختم کر دو۔"

انسانی عفریت کے حلق سے ایک چیخ بلند ہوئی اور اس نے پہرے داروں کو وہیں تہہ تیغ کر دیا۔ دونوں کی گردنیں مروڑ کر رکھ دیں۔ شور کی آواز سن کر ہیڈ کوارٹر سے دوسرے زرد خونی انسان بھی باہر نکل آئے انہوں نے اپنے سامنے ایک اونچے لمبے عفریت نما انسان کو دیکھا تو اس پر لیزر گنوں سے حملہ کر دیا۔ لیزر کی شعاعیں انسانی عفریت کے جسم سے ٹکرا کر بجھ جاتی تھیں۔ پھر اس پر بجلی گرائی گئی۔ مگر بجلی کا بھی انسانی عفریت پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس دوران میں انسانی عفریت آگے بڑھ کر ہیڈ کوارٹر تک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پہنچ چکا تھا۔ اس کے سامنے جو آیا ہلاک ہو گیا تھا۔ انسانی عفریت نے ایک ایک کر کے تمام زرد خولی مخلوق کو ختم کر ڈالا۔ پھر ہیڈ کوارٹر کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ کیٹی نے آواز دے کر کہا:

"اس کمرے کو آگ لگا کر میرے پاس آجاؤ۔"

انسانی عفریت نے کیٹی کا حکم سنتے ہی کمرے میں بجلی کے سرکٹ کو دیوار سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ اس سے زبردست شعلہ پیدا ہوا اور کمرے میں آگ لگ گئی۔ انسانی عفریت آگ لگانے کے بعد کیٹی کے پاس آگیا۔ کیٹی نے کچھ زرد انسانوں کو خلائی جہاز کی طرف بھاگتے دیکھا۔ خلائی راکٹ میں بیٹھ کر وہاں سے فرار ہو جانا چاہتے تھے۔ کیٹی نے انسانی عفریت کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کو خلائی جہاز میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہلاک کر دے۔ اور خلائی جہاز میں جاکر دیکھے کہ اگر وہاں کوئی زرد انسان چھپا بیٹھا ہو تو اسے بھی باہر نکال کر بھسم کر دے۔ انسانی عفریت نے ایسا ہی کیا۔ جو زرد مخلوق خلائی راکٹ کی طرف بھاگ رہی تھی ان کو وہیں دبوچ لیا۔ اور ایک ایک کر کے ان کا کچومر نکال دیا۔ وہ خلائی جہاز میں داخل ہو گیا۔ اب کیٹی بھی اس کے ساتھ تھی۔ کیٹی نے انسانی عفریت کو حکم دیا کہ وہ باہر جاکر پہرہ دے اور اس خلائی جہاز کو بالکل نقصان نہ پہنچائے۔ انسانی عفریت آہستہ آہستہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا جہاز سے باہر نکل گیا۔

کیٹی نے جہاز کا اچھی طرح سے جائزہ لیا۔ یہ ایک جدید ترین



کمپیوٹر والا جہاز تھا۔ کیٹی اسے چلانا نہیں جانتی تھی۔ اس نے جہاز کے ایک ایک پرزے کو اچھی طرح جانچ جانچ کر دیکھا۔ اسے کچھ کچھ سمجھ آنے لگی۔ مگر اسے پہاڑ کے تہہ خانے میں قید لڑکیوں کا خیال آگیا۔ کیٹی نے انسانی عفریت کو ساتھ لیا اور سب سے پہلے سانولی لڑکی کے تہہ خانے کی طرف چلی۔ سانولی لڑکی نے دور سے ہلکے ہلکے دھماکوں اور شور کی آواز سن لی تھی۔ کیٹی نے انسانی عفریت کو وہیں باہر جنگل میں ہی رہنے دیا۔ اور خود سانولی لڑکی کے پاس جا کر بتایا کہ میں نے ایک دوست کی مدد سے تمہاری زمین پہ آئی ہوئی تقریباً ساری زرد مخلوق کو ختم کر دیا ہے۔ سانولی لڑکی کو یقین نہیں آرہا تھا۔ لیکن جب کیٹی نے اسے زرد مخلوق کا تباہ شدہ ہیڈ کوارٹر دکھایا تو وہ خوش بھی ہوئی اور حیران بھی۔

اس نے کہا:

"تم نے اکیلی یہ کارنامہ کیسے انجام دیا؟"

کیٹی بولی:

"میں نے ابھی ابھی تمہیں کہا تھا کہ یہ کام میں نے اپنے ایک دوست کی مدد سے کیا ہے۔ جو دس انسانوں کی طاقت رکھتا ہے۔"

سانولی لڑکی نے پوچھا:

"تمہارا یہ دوست کہاں ہے۔ میں اسے یہاں کہیں نہیں دیکھ رہی۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کیٹی نے کہا!

"کہیں تم اسے دیکھ کر ڈر تو نہیں جاؤ گی۔؟"

سانولی لڑکی بولی!

"کیا وہ کوئی ڈراؤنی شے ہے۔؟"

کیٹی نے سوچا کہ اسے انسانی عفریت کو سانولی لڑکی کے سامنے لانے کی کیا ضرورت ہے۔ کہیں یہ ڈر کر بے ہوش نہ ہو جائے۔

اس نے کہا!

"اچھا میں اس کا تعارف بعد میں کراؤں گی۔ سب سے پہلے مجھے ان تمام لڑکیوں کو قید سے نکالنا ہو گا۔ جو زرد مخلوق نے شہر سے اغوا کی تھیں۔"

انسانی عفریت جنگل میں ایک جگہ کھڑا تھا۔ اسے کیٹی نے وہیں کھڑے رہنے کو کہا ہوا تھا۔ کیٹی نے سانولی لڑکی کو ساتھ لیا اور تہ خانے میں آ گئی۔ وہاں سے اس نے تمام لڑکیوں کو آزاد کیا اور انہیں لے کر شہر کی طرف چلنے لگی تو اچانک اسے خلائی جہاز کا خیال آ گیا۔ کہ اسے اس کی ضرورت پڑے گی۔ کیٹی کو شک ہوا کہ اگر خلائی جہاز میں کوئی زرد انسان چھپا بیٹھا ہوا تو وہ اسے لے کر اڑ جائے گا۔ اور کیٹی اس سیارے میں قید ہو کر رہ جائے گی۔

اس نے سانولی لڑکی سے کہا:

"تم ان لڑکیوں کو لے کر شہر چلو۔ میں تھوڑی دیر میں آتی



ہوں۔ مجھے بتا دو کہ واپسی پر میں تمہیں کہاں مل سکتی ہوں۔"

سانولی لڑکی نے کیٹی کو اپنے گھر کا پتہ سمجھا دیا اور دوسری خوفزدہ مگر اب خوش لڑکیوں کو ساتھ لے کر ان کے گھروں کی طرف چل پڑی

کیٹی سیدھی خلائی جہاز کی طرف آ گئی۔ اس نے احتیاط کے طور پر انسانی عفریت کو بھی وہیں بلا لیا۔ اور اسے حکم دیا۔

"جہاز کے اندر جا کر دیکھو۔ اگر وہاں کوئی دشمن کا آدمی چھپا ہوا ہے تو اسے نکال کر باہر پھینک دو۔"

انسانی عفریت غراتا ہوا خلائی جہاز کی طرف بڑھا۔

ٹھیک اسی وقت خلائی جہاز کی کاک پٹ کی کھڑکی کھلی اور اس میں سے ایک زرد آدمی نے جھانک کر باہر دیکھا اور اپنی زبان میں چیخ کر کہا۔

"تم ہمارے جہاز پر قبضہ نہیں کر سکتی ہو۔ تم ہمارے جہاز پر قبضہ نہیں کر سکتی ہو۔"

کیٹی دھک سے رہ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ خلائی جہاز اس کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ یہ زرد انسان اسے لے کر پرواز کر جائے گا۔ اس نے چلا کر انسانی عفریت کو حکم دیا۔

"اس دشمن کو پکڑ لو۔ جہاز کو پرواز مت کرنے دینا۔"

مگر خلائی جہاز میں جو زرد انسان تھا وہ اپنے گروہ کا آخری آدمی تھا۔ اور اسے جہاز چلانا نہیں آتا تھا۔ انسانی عفریت جہاز کے قریب پہنچ گیا تھا کہ اچانک جہاز میں دھماکہ ہوا اور اس کی کاک پٹ کو آگ لگ گئی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



آگ ایسی چیز تھی جس سے انسانی عفریت گھبراتا تھا۔ وہ پیچھے ہٹ گیا۔ جہاز میں دوسرا دھماکہ ہوا اور سارے خلائی جہاز کو آگ لگ گئی۔ اب خلائی جہاز کی طرف جانا بے کار تھا۔ کیٹی نے انسانی عفریت کو واپس بلا لیا۔ اس کے دیکھتے دیکھتے خلائی جہاز آخری زرد آدمی کے ساتھ جل کر ملبے کا ڈھیر ہو گیا۔ کیٹی کو خلائی جہاز کے جل جانے کا بہت افسوس ہوا۔ کیونکہ یہی اس کی آخری امید تھی۔ اسے معلوم تھا کہ سانولی لڑکی کے شہر کی رہنے والی مخلوق اتنی ترقی یافتہ نہیں ہے کہ اس کے پاس خلائی راکٹ ہوں۔

انسانی عفریت ابھی تک خلائی جہاز کے ملبے کو دیکھ کر غرا رہا تھا۔ کیٹی کو اب اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے وہیں کھڑے کھڑے غائب ہونے کو الٹا پڑھا۔ انسانی عفریت ایک بادل میں گم ہو گیا اور جب بادل ہٹا تو انسانی عفریت غائب تھا۔ وہ واپس اپنی ماضی کی دنیا میں پہنچ چکا تھا۔ کیٹی بوجھل قدم اٹھاتی شہر کی طرف چل پڑی۔ اس سیارے کی زمین کا یہ شہر واقعی سائنسی اعتبار سے ترقی یافتہ نہیں تھا۔ چھوٹے چھوٹے لکڑی کے مکان تھے۔ جو سڑکوں اور تنگ گلیوں کے کنارے کھڑے تھے۔ لوگ ابھی تک یہاں گھوڑوں پر سواری کرتے تھے۔ اس سیارے کی تہذیب ابھی اپنے شروع کے زمانے میں سے گزر رہی تھی۔ گھروں میں تیل کے چراغ جلتے تھے۔ کیٹی سانولی لڑکی کے گھر پہنچ گئی۔ وہاں سانولی لڑکی کے ماں باپ اور دوسرے



لوگوں نے کیٹی کا شاندار خیر مقدم کیا۔ ساری رات لوگ جشن مناتے رہے۔ کیٹی نے دیکھا کہ شہر کی آبادی بہت تھوڑی تھی۔ یہ شہر ہماری زمین کے کسی قصبے جتنا تھا۔

کیٹی یہ سوچ کر پریشان ہو گئی کہ وہ یہاں سے واپس کیسے جائے گی! وہ تو اس غیر ترقی یافتہ سیارے کی دنیا میں آ کر پھنس گئی تھی۔ وہاں کسی کو راکٹ اور خلائی جہاز کے نام تک کا پتہ نہیں تھا وہ زرد مخلوق کے خلائی جہاز کو کوئی جانور سمجھ رہے تھے۔ صرف سانولی لڑکی اسے خلائی جہاز کے نام سے پکارتی تھی۔ کیونکہ اس نے اپنے دادا دادی سے سن رکھا تھا کہ ان کی زمین پر آسمان سے کبھی کبھی ایک مخلوق اپنے خلائی جہاز میں آیا کرتی ہے اور وہاں تباہی پھیلا کر واپس چلی جاتی ہے۔ کیٹی کو وہاں رہتے تین دن گزر گئے تھے۔ ایک روز اس نے سانولی لڑکی سے کہا:

"تم تو جانتی ہو کہ میں یہاں زیادہ دنوں تک نہیں رہ سکتی۔ مجھے واپس اپنے سیارے کی سرزمین پر جانا ہے۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں واپس کس طرح جاؤں گی۔ تمہارے ہاں تو کسی خلائی راکٹ یا جہاز کی موجودگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

سانولی لڑکی بولی:

"بہن! میں تمہاری پریشانی کو خوب جانتی ہوں۔ مگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس بارے میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ کیونکہ میں تمہارے لئے کوئی خلائی جہاز مہیا نہیں کر سکتی۔ کیٹی کو خیال آیا۔ کاش زرد خونی مخلوق کا جہاز تباہ نہ ہوتا۔"

کیٹی مایوسی کے عالم میں خاموش ہو گئی۔

سانولی لڑکی نے اچانک کہا:

"ایک بات ہو سکتی ہے!"

وہ کیا؟

کیٹی نے بے تابی سے پوچھا:

سانولی لڑکی نے کہا:

"میں ناگن ملکہ کے آگے تمہارے لئے فریاد کر سکتی ہوں۔"

کیٹی کا ماتھا ٹھنکا۔

یہ ناگن ملکہ کون ہے؟

اس نے سانولی لڑکی سے پوچھا:

"وہ ناگن ملکہ ہماری ملکہ ہے۔ وہ اس سیارے کے شہر پر حکومت کرتی ہے۔ ہمارے اس سیارے پر یہی ایک شہر ہے۔"

کیٹی نے پوچھا:



"یہ ناگن ملکہ کہاں رہتی ہے؟

اس کا محل کہاں ہے اور وہ میری کیا مدد کر سکتی ہے؟"

سانولی لڑکی نے کہا:

"وہ ہمارے سیارے پر نہیں رہتی۔ بلکہ یہاں سے قریب ہی ایک چھوٹے سیارے پر رہتی ہے مگر وہ ہر چاند کی چودھویں رات کو اپنے ناگ بادشاہ کے ساتھ تخت پر بیٹھ کر ہمارے سیارے پر آتی ہے اور لوگوں کے حالات معلوم کر کے واپس اپنے سیارے پر چلی جاتی ہے۔ وہ بڑی رحم دل ہے۔ وہ ضرور تمہاری مدد کرے گی۔"

کیٹی کے دل میں جہاں امید کی ایک ہلکی سی کرن جگمگانے لگی تھی وہاں اسے یہ گمان بھی ہونے لگا تھا کہ کہیں یہ ناگن ملکہ کستوری ناگن تو نہیں ہے۔ جس کے ساتھ ان سب نے مل کر ناگ کے ہم شکل کا بیاہ کر دیا تھا۔ اور وہ ہم شکل ناگ کو ناگ دیوتا سمجھ کر اپنے سیارے میں لے گئی تھی۔ کیٹی جانتی تھی کہ ناگ کا ہم شکل انہوں نے بوڑھے ناگ دادا کی مدد سے تیار کیا تھا۔ تاکہ کستوری ناگن سے اصلی ناگ کا پیچھا چھوٹ جائے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ہم شکل ناگ کی یادداشت میں سوائے اس کے کچھ بھی نہیں ہے کہ عنبر ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ وغیرہ اس کے دوست ہیں اور وہ ناگ دیوتا ہے۔ اور ممکن تھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہم شکل ناگ کی اتنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



یادداشت بھی ختم ہو گئی ہو۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ کستوری ناگن پر یہ راز کھل گیا ہو کہ ناگ عنبر یا وغیرہ نے اس کے ساتھ دھوکا کیا تھا اور اسے الّو بنا کر ناگ دیوتا کی جگہ ایک ہم شکل ناگ کو اس سے بیاہ دیا تھا۔ پھر کیٹی نے سوچا کہ اگر کستوری ناگن کو یہ راز معلوم ہو گیا ہوتا تو وہ ناگ دیوتا سے بدلہ لینے زمین پر ضرور آتی۔ اور سانولی لڑکی کہہ رہی تھی کہ وہ چاند کی چودھویں تاریخ کو اس سیارے پر آتی ہے اور اس کا خاوند یعنی ہم شکل ناگ بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

کیٹی یہ سب کچھ اپنے دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔ اس نے سانولی لڑکی کو کریدتے ہوئے پوچھا:

"یہ ناگن ملکہ انسانی شکل میں آتی ہے!

اس کی شکل کیسی ہے!

اس کے ناگ بادشاہ کی شکل صورت کیسی ہے!"

سانولی لڑکی نے کہا:

"ناگن ملکہ بڑی خوب صورت ہے وہ جب چاہے ناگن بن جاتی ہے۔ ناگ بادشاہ بھی خوش شکل ہے۔ اور کہتے ہیں وہ بھی جو چاہے شکل اختیار کر لیتا ہے۔"

سانولی لڑکی نے ناگن ملکہ اور ناگ بادشاہ کی جو شکلیں بتائیں وہ ہو بہو ناگ اور کستوری ناگن کی تھیں۔ کیٹی کو خوشی ہوئی کہ وہ



کستوری ناگن سے مدد کے لئے کہے گی اور وہ ضرور اس کی مدد کرے گی۔ اس نے سانولی لڑکی کو یہ نہ بتایا کہ وہ کستوری ناگن اور ناگ بادشاہ کو جانتی ہے۔ وہ پہلے ان دونوں کو دیکھ کر اطمینان کر لینا چاہتی تھی۔ دل کے کسی کونے میں اسے یہ خیال بھی پریشان کر رہا تھا کہ اگر کستوری ناگن کو پتہ چل گیا ہو گا کہ اس کے ساتھ عنبر ناگ ماریا کیٹی وغیرہ نے دھوکا کیا تھا۔ اور نقلی ناگ دیوتا بنا کر اس کے ساتھ روانہ کر دیا تھا تو کہیں کام بگڑ نہ جائے اور کستوری ناگن اس سے بدلہ لینے کا فیصلہ نہ کر لے۔

بہر حال جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ کیٹی نے سوچا۔ اب وہ بڑی بے چینی سے چاند کی چودھویں رات کا انتظار کر رہی تھی۔ آخر وہ رات بھی آ گئی۔ سارا شہر اپنی ناگن ملکہ اور ناگ بادشاہ کا استقبال کرنے کے لئے شہر سے باہر ایک میدان میں جمع ہو گیا۔ میدان میں چاروں طرف دیئے جلا دئے گئے تھے۔ سب کی نگاہیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر میں ناگن ملکہ اور ناگ بادشاہ کا تخت آسمان میں نمودار ہونے ہی والا تھا۔ کیٹی بھی سانولی لڑکی کے ساتھ ایک طرف کھڑی تھی۔ اتنے میں آسمان سے نیچے ایک تخت نظر آیا۔ وہ ایسے چمک رہا تھا جیسے اس میں ہیرے جواہرات لگے ہوں۔ دیکھتے دیکھتے تخت نیچے میدان میں آ کر ایک چبوترے پر ٹھہر گیا۔ کیٹی نے غور سے دیکھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تخت پر کستوری ناگن ہی کی طرح کی ایک عورت سر پر سونے کا تاج پہنے بیٹھی تھی۔ اس کے ساتھ ناگ کا ہم شکل بیٹھا تھا۔ ناگ کے ہم شکل کو تو کیٹی نے فوراً پہچان لیا مگر کستوری ناگن کو دیکھ کر کیٹی کے دل میں شک گذرا کہ یہ اصلی کستوری ناگن نہیں ہے۔ کیونکہ اصلی کستوری ناگن جو زمین پر ان کے ساتھ کافی عرصہ رہی تھی گورے رنگ کی تھی۔ مگر اس ناگن ملکہ کا رنگ ذرا سانولا تھا۔ اور اس کی آنکھیں بھی اصلی کستوری ناگن سے ذرا ذرا چھوٹی تھیں۔

سانولی لڑکی نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ سر جھکا دیا۔ کیٹی نے بھی سر نیچے کر لیا۔ لوگ ناگن ملکہ کے گیت گانے لگے۔ ناگن ملکہ نے ہاتھ اٹھا کر ان کی زبان میں کہا:

"میں اور میرا ناگ دیوتا خلائی سفر سے تھکے ہوئے ہیں۔ ہم ابھی آرام کریں گے۔ کل ہم تم لوگوں سے ملاقاتیں کریں گے۔"

فوراً لوگ ادھر ادھر ہٹ گئے۔ زرق برق لباس والی لڑکیاں آگے بڑھیں۔ انہوں نے ناگن ملکہ اور ناگ بادشاہ کو ساتھ لیا اور یہ جلوس شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

کیٹی نے سانولی لڑکی سے پوچھا:

"یہ تمہاری ناگن ملکہ اور ناگ بادشاہ شہر میں رات کہاں



گذاریں گے؟"

سانولی لڑکی نے کہا:

"ناگن ملکہ تو شہر کے ایک خوب صورت مکان کی شہ نشینی میں رہے گی جبکہ ناگ بادشاہ دوسرے مکان کے مردانے میں رات بسر کرے گا۔ ہمیشہ سے یہی رسم چلی آتی ہے۔"

کیٹی کے لئے راستہ آسان ہو گیا تھا۔

اس نے پوچھا:

"جہاں ناگ بادشاہ رات بسر کرے گا وہ مکان بھی قریب ہی ہو گا؟"

"ہاں ہاں! ناگن ملکہ کے مکان کے بالکل ساتھ والا مکان ہے۔ میں تمہیں دکھاتی ہوں۔ سب لوگ ادھر ہی جا رہے ہیں۔ آؤ میرے ساتھ۔"

سانولی لڑکی کیٹی کو ساتھ لے کر لوگوں کے جلوس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ راستے میں اس نے کیٹی کو بتایا کہ میں کل تمہاری بات ناگن ملکہ سے کروں گی۔ وہ ضرور تمہاری مدد کرے گی۔ کیٹی نے اسے منع نہ کیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ناگن ملکہ اصلی کستوری ناگن نہیں ہے۔ اس وجہ سے وہ کیٹی کو بالکل نہیں پہچانتی ہو گی۔ جہاں تک ہم شکل ناگ کا تعلق تھا کیٹی نے اس سے خود ملنے کا فیصلہ کر لیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھا۔ تاکہ وہ اس سے معلوم کرے کہ اگر یہ نقلی کستوری ناگن ہے تو اصلی کستوری ناگن کے ساتھ کیا بیتی؟ وہ کہاں ہے؟ کیٹی نے سانولی لڑکی کی مدد سے وہ مکان دیکھ لیا جہاں ہم شکل ناگ ایک بادشاہ کی حیثیت سے ٹھہرایا گیا تھا۔

کیٹی سانولی لڑکی کے ساتھ اس کے گھر واپس آگئی۔ رات کو وہ بستر پر لیٹ گئی۔ اور صبح ہونے کا انتظار کرنے لگی۔ نیند تو اسے آتی نہیں تھی۔ جب پو پھٹی اور باہر رات ڈھل گئی اور ہلکی ہلکی دن کی نیلی روشنی ہوئی تو کیٹی چپکے سے بستر سے اٹھ کر ناگ بادشاہ کے مکان کی طرف چل پڑی۔ اس مکان کے آگے ایک کھلا باغ تھا۔ کیٹی جب باغ میں پہنچی تو اس نے ناگ بادشاہ کو دیکھا کہ وہ درختوں کے نیچے ٹہل رہا تھا۔ اس کے ساتھ دو عورتیں بھی تھیں۔ ہم شکل ناگ کی خوشبو بہت دھیمی تھی۔

کیٹی ایک طرف سے نکل کر اچانک اس کے سامنے آگئی۔

ہم شکل ناگ نے کیٹی کو دیکھا تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا اس نے کیٹی کو پہچان لیا تھا۔

ہم شکل ناگ نے عورتوں سے کہا:

"تم لوگ جاؤ۔ میں اس عورت سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔"

عورتیں ناگ بادشاہ کا حکم سنتے ہی وہاں سے چلی گئیں۔



اس کے جاتے ہی ہم شکل ناگ نے کیٹی سے پوچھا:

"کیٹی تم یہاں کیسے آگئی ہو؟

عنبر تھیوسانگ ماریا کہاں ہیں؟"

کیٹی نے خدا کا شکر ادا کیا کہ ہم شکل ناگ کی یادداشت ابھی زندہ ہے۔

اس نے کہا:

"ناگ بھائی! یہ تم بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ تم اصلی ناگ دیوتا نہیں ہو۔ بلکہ تم ناگ کے ہم شکل ہو اور تمہیں صرف کستوری ناگن سے شادی کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔"

ہم شکل ناگ سانس بھر کر بولا:

"یہ میں جانتا ہوں کیٹی بہن! اچھی طرح سے جانتا ہوں مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ بے چاری کستوری ناگن کے ساتھ ایسا ظلم بھی ہوگا۔"

کیٹی فوراً سمجھ گئی کہ ضرور کوئی افسوس ناک بات ہوگئی ہے۔ اسے پہلے ہی شک تھا کہ یہ ناگن ملکہ کستوری ناگن نہیں ہے۔

اس نے جلدی سے پوچھا:

"وہ کستوری ناگن سے کیا ہوا ہم شکل ناگ بھیا؟"

ہم شکل ناگ نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا:

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"ادھر دیوار کے پیچھے آجاؤ۔ وہاں کوئی نہیں ہے۔ اگر ناگن ملکہ کو پتہ چل گیا کہ میں اصلی ناگ دیوتا کی بہن کیٹی باتیں کر رہا تھا۔ تو وہ تمہیں بھی ہلاک کروا دے گی۔"

کیٹی ہم شکل ناگ کے ساتھ دیوار کے پیچھے آگئی۔

اس نے کہا:

"کیا ناگن ملکہ تمہیں اصلی ناگ دیوتا نہیں سمجھتی؟"

ہم شکل ناگ بولا:

"یہی تو مصیبت ہے کہ وہ مجھے اصلی ناگ دیوتا سمجھتی ہے اور اسی لئے وہ مجھے اپنے سے الگ نہیں کرتی۔ میں اس کی قید میں ہوں۔ الگ ہونا بھی چاہوں تو نہیں ہو سکتا۔ ناگن ملکہ نے میرے خون میں ایک ایسا زہر شامل کر دیا ہے کہ اگر میں اس سے ایک میل کے فاصلے پر بھی جاؤں تو میرا جسم پھٹ جائے گا۔ یہ تو تم بھی جانتی ہو کہ میں اصلی ناگ دیوتا نہیں ہوں۔ اگر اصلی ناگ دیوتا ہوتا تو عقاب بن کر اڑ جاتا۔ مگر میں صرف ناگ کا ہم شکل ہوں۔ مجھ میں ناگ دیوتا کی طاقت نہیں ہے اس لئے مجبور ہو کر ناگن ملکہ کے ساتھ رہ رہا ہوں۔ میں تو ایک طرح سے اس کی قید میں ہوں۔"



کیٹی نے پوچھا:

"لیکن اصلی کستوری ناگن کہاں ہے؟"

تب ہم شکل ناگ نے بتایا:

"یہ بڑی درد بھری کہانی ہے کیٹی بہن! بس تم یہ سمجھ لو کہ میں کستوری ناگن کے ساتھ ہنسی خوشی رہ رہا تھا کہ یہ دوسری ناگن کہیں سے ہمارے سیارے پر آگئی اس کے پاس جادو کی زبردست طاقت تھی۔ اس کو جب پتہ چلا کہ میں ناگ دیوتا ہوں تو اس نے اپنے جادو کے زور سے کستوری ناگن کو پتھر کی چھوٹی سی مورتی بنا کر ایک ایسے غار میں پھینک دیا ہے جہاں سے ہر وقت آتش فشاں لاوے کا دھواں نکلتا رہتا ہے۔ وہاں کوئی نہیں جا سکتا۔ میں اگر اصلی ناگ دیوتا ہوتا تو کسی نہ کسی طرح پہنچ جاتا۔ مگر میں صرف ہم شکل ناگ ہوں۔ خاموشی سے کستوری ناگن پر ظلم ہوتے دیکھتا رہا۔ پھر اس ناگن ملکہ نے مجھ سے شادی کر لی اور مجھے بتا دیا کہ اس نے میرے خون میں اپنا ایک خاص زہر داخل کر دیا ہے جس کی تاثیر یہ ہے کہ اگر میں اس سے ایک میل دور ہوا تو میرا جسم پھٹ جائے گا۔ میں نے ایک بار فرار ہونے کی کوشش بھی کی اور ڈرتے ڈرتے ناگن ملکہ کے محل سے پونے میل کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



فاصلے تک چلا گیا۔ مگر میرا خون زور زور سے کھولنا شروع ہو گیا۔ مجھے ایسے لگا جیسے خون میری رگوں کو پھاڑ کر باہر آجائے گا۔ میں ڈر کر واپس ناگن ملکہ کے پاس چلا گیا۔ لیکن تم نے مجھے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ تم یہاں کیسے آگئیں!"

پھر کیٹی نے ہم شکل ناگ کو ساری کہانی بیان کر دی۔

اور کہا:

"وہ سانولی لڑکی نے کہا ہے کہ وہ ناگن ملکہ سے میری سفارش کر کے مجھے واپس زمین پر پہنچا دے گی۔ مگر اب میں واپس نہیں جاؤں گی۔ اب میں تمہارے سیارے پر جاؤں گی اور کستوری ناگن کی مدد کروں گی۔ کیونکہ وہ ایک مخلص عورت ہے۔ اس کا قصور صرف اتنا ہی ہے کہ وہ ناگ بھیا سے محبت کرتی ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتی تھی اور میں اسے قصور نہیں سمجھتی۔"

ہم شکل کہنے لگا:

"تم ٹھیک کہتی ہو۔ تم کو ہمارے سیارے پر جا کر کسی نہ کسی طرح بے چاری کستوری ناگن کو اندھیرے دھوئیں بھرے غار سے نکال کر اسے عذاب سے نجات دلانی ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ صرف تم ہی یہ کام کر سکتی ہو۔



مگر ایک بات کا خاص خیال رکھنا۔ جب تم ہمارے سیارے پر آجاؤ اور ناگن ملکہ سے ملو تو اس پر یہ ظاہر نہ ہو کہ ہم ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں۔ ہمیں اجنبی بن کر ایک دوسرے سے ملنا ہوگا۔ ورنہ ناگن ملکہ کو شک ہو جائے گا اور پھر خدا جانے وہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کرے۔ کیونکہ ایک بات وہ بڑی اچھی طرح سے جانتی ہے کہ عنبر ماریا وغیرہ سبھی لوگ کستوری ناگن کو اچھا سمجھتے تھے۔ یہ باتیں اس نے خود کستوری ناگن سے معلوم کی تھیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ اس ناگن ملکہ نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ورنہ کام مشکل ہو جاتا۔"

کیٹی کہنے لگی!

"میں ناگن ملکہ پر ہرگز ہرگز یہ ظاہر نہیں ہونے دوں گی کہ میں تمہیں پہلے سے جانتی ہوں۔"

ہم شکل ناگ نے پوچھا!

"مگر تم ہمارے سیارے پر آنے کے لئے کیا بہانہ بناؤ گی۔؟"

کیٹی کچھ سوچ کر بولی!

"میرا خیال ہے میں یہی کہوں گی کہ میں آپ کے سیارے کی سیر کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے یہاں کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کچھ لڑکیوں کی زرد مخلوق سے جانیں بچائی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میرے اس کارنامے سے ناگن ملکہ ضرور خوش ہو گی اور مجھے اپنے سیارے کی سیر کرنے کی اجازت دے دے گی۔"

ہم شکل ناگ بولا:

"ہاں ہو سکتا ہے تمہارے اس بہادری کے کارنامے کی وجہ سے وہ تمہیں اپنے ساتھ اپنے سیارے پر لے چلے۔ بہرحال کل تم ناگن ملکہ سے جب ملاقات کرو گی تو میں وہاں موجود ہوں گا۔ میں بھی تمہاری سفارش کروں گا۔ اب تم جاؤ۔ کسی نے دیکھ لیا تو ناگن ملکہ مجھے بڑی اذیت دے گی۔ وہ بڑی شکی مزاج ہے۔"

کیٹی وہاں سے چلی گئی۔ وہ سیدھی سانولی لڑکی کے گھر میں آ گئی۔

سانولی نے پوچھا:

"تم کہاں چلی گئی تھیں بہن؟"

کیٹی نے اسے بتایا کہ میں ذرا سیر کرنے نکل گئی تھی۔ پھر اس نے سانولی سے کہا:

"بہن! میں نے ناگن ملکہ کو جب سے دیکھا ہے وہ مجھے ایک پل نہیں بھولتی۔ دل میں اس کی شکل سما گئی ہے اتنی پیاری ملکہ تو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی بس اب



تو دل میں ایک ہی خواہش ہے۔ کہ زندگی کے کچھ سال اس ناگن ملکہ کے سیارے پر گذاروں۔ کچھ سال ناگن ملکہ کے پاس رہ کر اس کی خدمت کروں۔

سانولی لڑکی مسکرا دی۔ کہنے لگی۔

"دیکھا ہماری ناگن ملکہ میں کتنی کشش ہے۔ اچھا تم فکر نہ کرو۔ میں ملکہ سے تمہاری سفارش کروں گی۔ اب تیار ہو جاؤ۔ تھوڑی دیر میں ناگن ملکہ کا دربار لگے گا۔ وہاں لوگ اپنے اپنے مسائل پیش کریں گے۔

کوئی آدھ گھنٹہ بعد کیٹی ناگن ملکہ کی خدمت میں حاضر تھی۔

سانولی لڑکی نے کیٹی کو ملکہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس لڑکی کی بہادری سے کس طرح درجن بھر لڑکیاں موت کے منہ میں جانے سے بچ گئیں۔ ناگن ملکہ نے کیٹی کو غور سے دیکھا اور کہا:

"ہم تمہاری بہادری سے بہت خوش ہیں بولو ہم تمہارے لئے کیا کر سکتے ہیں؟"

اس موقع کو غنیمت جان کر سانولی لڑکی نے ناگن ملکہ کے سامنے کیٹی کی خواہش کا اظہار کر دیا اور کہا:

"ملکہ عالیہ! ہماری بہن کیٹی آپ سے بہت متاثر ہوئی ہے اور اس کی خواہش ہے کہ وہ آپ کے سیارے پر جا کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



آپ کی خدمت میں زندگی کے کچھ سال گذار دے۔"

کیٹی نے بھی اداکاری کرتے ہوئے عاجزی سے کہا:

"ہاں ملکہ سلامت! یہ میری زندگی کی سب سے بڑی آرزو ہے کہ آپ مجھے اپنے ساتھ اپنے سیارے پر لے چلیں تاکہ میں وہاں رہ کر آپ کی خدمت کر سکوں۔"

ناگن ملکہ نے ناگ بادشاہ کی طرف دیکھا۔ وہ تو اس موقع کا انتظار کر رہا تھا۔ جھٹ بولا:

"ملکہ عالیہ! اگر اس لڑکی کی یہ خواہش ہے تو ہمیں اس کی یہ خواہش ضرور پوری کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ ایک بہادر لڑکی ہے۔"

ناگن ملکہ نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا:

"ٹھیک ہے کیٹی! ہم تمہاری خواہش کو پورا کرتے ہیں۔ تم ہمارے ساتھ چلو گی۔"

کیٹی بہت خوش ہوئی۔ اس نے ناگن ملکہ کا شکریہ ادا کیا اور ادب سے ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ دوسرے دن شام کو ناگن ملکہ کی واپسی تھی۔ اس نے کیٹی کو بھی تخت پر بٹھا لیا۔ کیٹی حیران تھی کہ یہ تخت بالکل کھلا ہے۔ یہ خلا میں سے کیسے گذرے گا۔ اور اس میں کوئی انجن بھی نہیں لگا ہوا ہے۔ جب تخت اڑنے والا تھا تو ناگن ملکہ نے جادو کے کچھ منتر پڑھ کر تخت



کے چاروں طرف پھونکے اور ہاتھ کا اشارہ کیا۔ تخت زمین سے بلند ہوا۔ اور فضا میں اڑنے لگا۔ کیٹی کو ہوا بالکل نہیں لگ رہی تھی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا۔ جیسے تخت کے اوپر کسی نے شیشے کا ببلہ سا ڈال دیا ہے۔ تخت فضا میں کافی بلندی پر آ کر ایک طرف کو مڑ گیا اور پھر اس کی رفتار بہت تیز ہو گئی۔ اس کے کچھ ہی دیر بعد وہ خلا میں داخل ہو گیا۔ خلا میں داخل ہوتے ہوئے کیٹی کو ایک دھماکے کی ہلکی سی آواز ضرور سنائی دی۔ یہ آواز سیارے کی فضا اور اس کی کشش سے نکلنے کی تھی۔

چاند نکل آیا پھر چاند اس سے دور ہوتا گیا اور ایک دوسرا چاند قریب آنے لگا۔ اس چاند کے پیچھے ایک گول سیارہ بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ یہی ناگن ملکہ کا سیارہ تھا۔ تخت کی رفتار کیٹی کے اندازے کے مطابق روشنی کی رفتار کے قریب قریب تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ راتوں رات اپنے سیارے پر پہنچ گئے۔

کیٹی پہلی بار ناگن ملکہ بلکہ کستوری ناگن کے سیارے پر آ رہی تھی۔ ناگن ملکہ کا محل سانپ کے پھن کی طرح کا تھا۔ اور یہاں آدمی اور عورتیں کم اور سانپ زیادہ تھے۔ ہم شکل ناگ نے پہلے ہی کیٹی کو بتا دیا تھا کہ وہ یہاں کے کسی سانپ سے بات کرنے اور کوئی بات پوچھنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ وہ اسے ہی ناگ دیوتا سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ تھی کہ اس سیارے کے سانپوں کو اصلی ناگ دیوتا کا کچھ علم نہیں تھا۔ ہم شکل ناگ نے اسے بتایا کہ وہ ناگ دیوتا ہے اور ناگن ملکہ نے اس کی تائید کر دی تو سانپ اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہی ناگ دیوتا سمجھ کر اس کا احترام کرنے لگے تھے۔

ناگن ملکہ نے کیٹی سے کہا:

"تم ہمارے محل میں کنیزوں کے ساتھ رہو گی۔ لیکن ایک بات کا دھیان رکھنا کہ بغیر اجازت تمہیں میرے کمرے میں آنے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھوں گی ملکہ سلامت۔"

دل میں کیٹی نے کہا مجھے تمہارے پاس آنے کی کیا ضرورت ہے مکار عورت ناگن! میں تو کستوری ناگن کو تیرے ظلم سے نجات دلانے آئی ہوں کیٹی نے محل میں رہنا شروع کر دیا۔ اسے ایک ہفتہ گذر گیا مگر کستوری ناگن مورتی کی شکل میں جس غار میں بند تھی۔ ادھر کیٹی کو جانے کا موقع نہ مل سکا۔ کیٹی نے محسوس کیا کہ محل کے گرد ہر وقت پہرہ ہوتا ہے اور اندر سے کوئی کنیز باہر نہیں جا سکتی تھی۔ البتہ سانپ وغیرہ آتے جاتے رہتے تھے۔ کیٹی سانپ نہیں بن سکتی تھی۔ وہ گندھکی دھوئیں والے غار میں جانے کو بے تاب تھی۔ مگر اس نے سوچا کہ پہلے اسی غار کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کر لینی چاہئیں۔ ہم شکل ناگ سے ملنا مشکل تھا۔ ناگن ملکہ اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتی تھی۔ ناگن محل میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جس سے کیٹی اسی غار کے بارے میں پوچھ سکتی جہاں کستوری ناگن مورتی کی شکل میں بند کر دی گئی تھی۔



ایک رات کیٹی اپنے محل کے کونے والے کمرے میں بستر پر بیٹھی سوچ بچار میں گم تھی۔ کہ وہ آتش فشاں غار میں کیسے جائے کیونکہ محل کے باہر چاروں طرف پہرہ لگا تھا۔ وہ جس طرف سے جاتی پہرے دار اسے روک کر پوچھ سکتے تھے۔ کہ وہ کہاں جا رہی ہے اور یہ بات ناگن ملکہ تک بھی پہنچ سکتی ہے۔ سوچتے سوچتے کیٹی کو خیال آیا کہ کاش اس کے پاس کوئی ایسی ٹوپی ہوتی جس کو پہن کر وہ غائب ہو جاتی جس طرح کہ پرانی کہانیوں میں لوگ پہن کر غائب ہو جاتے تھے۔ یہاں سے ایک دم اسے افراسیاب کا خیال آگیا کیونکہ افراسیاب کے پاس سلیمانی ٹوپی ہوا کرتی تھی۔ جس کو پہن کر وہ جب چاہے غائب ہو جاتا تھا۔ کیٹی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ وہ فارمولا فلیش بیک سے افراسیاب کو آسانی سے بلا سکتی تھی۔ پس اس نے فوراً آنکھیں بند کیں اور فارمولا سات بار پڑھا۔ اس کے کمرے میں بادل کا غبار چھا گیا۔ غبار ہٹا تو اسے اپنے سامنے افراسیاب دکھائی دیا۔ تیکھی باریک ناک، عیار چمکیلی آنکھیں، دبلا پتلا جسم۔ اس نے کیٹی کو جھک کر آداب کہا اور بولا:

"میں حاضر ہوں تمہاری خدمت کو۔ کہو مجھے میری پرانی دنیا سے کس لئے طلب کیا گیا ہے؟"

کیٹی نے کہا:

"تم افراسیاب ہو کیا؟"

افراسیاب نے ہنس کر کہا: تو کیا تمہیں کوئی بیمار لگتا ہوں!

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں ہی افراسیاب ہوں۔"

کیٹی نے کہا:

"تو پھر غور سے سنو! مجھے کچھ دیر کے لیے تمہاری سلیمانی ٹوپی چاہیے۔"

افراسیاب بولا:

"ٹوپی حاضر ہے حضور مگر کیا یہ مجھے واپس مل جائے گی؟ کیونکہ اس کے بغیر میرا ماضی میں سفر کرنا محال ہے میرے سر کو اس کی عادت ہو گئی ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"مگر اس وقت تو تم نے ٹوپی نہیں پہن رکھی۔"

افراسیاب نے جیب سے ٹوپی نکال کر جھاڑی اور بولا:

"حضور! کبھی کبھی زیادہ پہننے سے بھی سر میں درد ہو جاتا ہے۔ میں اسے جیب میں رکھ لیتا ہوں۔"

کیٹی نے ہاتھ آگے بڑھا کر کہا:

"تو لاؤ پھر یہ سلیمانی ٹوپی مجھے دے دو۔"

افراسیاب بولا: "مگر وعدہ کرو کہ یہ مجھے واپس مل جائے گی۔"

کیٹی نے جھنجھلا کر کہا:

"تمہیں ایک بار کہہ جو دیا کہ تمہیں واپس مل جائے گی ٹوپی۔"

افراسیاب نے ٹوپی دیتے ہوئے کہا:

"ناراض کیوں ہوتی ہیں جناب یہ لیجیے حاضر ہے سلیمانی ٹوپی۔"

کیٹی نے ٹوپی کو غور سے دیکھا۔ اس چھوٹی سی ٹوپی میں موتی جڑے ہوئے



تھے۔ کیٹی نے اسے اپنے سر پر رکھا تو وہ غائب ہو گئی ٹوپی سر سے اتاری تو وہ پھر سے ظاہر ہو گئی۔ کیٹی نے خوش ہو کر کہا:

"افراسیاب! ابھی تم واپس اپنی ماضی کی دنیا میں چلے جاؤ جب تمہاری سلیمانی ٹوپی سے کام لے چکوں گی تو تمہیں بلا کر ٹوپی واپس کر دوں گی۔"

افراسیاب نے ناک پر انگلی رکھی اور بولا:

"حضور! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ مجھے یہاں اپنے پاس ہی رہنے کی کوئی جگہ دے دیں۔"

کیٹی اس باتونی افراسیاب سے تنگ آ گئی تھی۔ اسے جھڑک کر بولی:

"ہرگز نہیں۔ اب تم جاؤ۔"

افراسیاب بولا: "حضور اتنی جلدی بھی کیا ہے یہ کونسی دنیا ہے یہاں کا بادشاہ کون ہے ذرا ان سے ملاقات تو کرا دو میری۔"

کیٹی نے جھٹ غار موسے کو الٹا پڑھا اور افراسیاب غائب ہو گیا۔ کیٹی نے ایک بار پھر ٹوپی کو غور سے دیکھا۔ وہ ٹوپی حاصل کر کے بہت خوش ہوئی تھی۔ اب وہ بڑی آسانی سے آتش فشاں غار میں جا سکتی تھی۔ خطرہ اگر تھا تو صرف یہ کہ کہیں غار کی تپش کا اس پر اثر تو نہیں ہو گا۔ کیونکہ کیٹی کو آگ نقصان پہنچا سکتی تھی۔ لیکن کیٹی کا خیال تھا کہ جب وہ غائب ہو گی تو اس پر آگ کی تپش کا اثر بھی نہیں ہو گا۔ آتش فشاں غار کا اتا پتہ ہم شکل ناگ نے اسے بتا دیا ہوا تھا۔ کیٹی نے سوچا کہ اب وقت ضائع کیوں کیا جائے۔ اسے ابھی اپنا کام شروع کر دینا چاہیے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پس کیٹی نے سلیمانی ٹوپی اپنے سر پہ پہن لی۔ ٹوپی کے پہنتے ہی وہ غائب ہو گئی۔ کیٹی کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھول کر باہر آ گئی۔ باہر ہلکی ہلکی چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ کمرے کے برآمدے سے گزرتی ہوئی جب کیٹی شاہی محل کے بڑے دروازے کی طرف آئی تو اسے وہاں ایک جانب چھ سانپ اور ایک طرف چھ انسان نیزے لیے پہرہ دیتے نظر آئے۔ کیٹی بڑی احتیاط سے چلنے لگی۔ کہ کہیں سانپوں کو اس کی موجودگی کا احساس تو نہیں ہوتا۔

لیکن ایسا نہ ہوا۔ سانپ پھن اٹھائے اسی طرح پہرے پر کھڑے رہے سپاہی بھی نیزے لئے پہرہ دیتے رہے۔ کیٹی سلیمانی ٹوپی پہنے غائب حالت میں ان کے درمیان سے گزر گئی۔ اس کامیابی پر کیٹی کا حوصلہ بڑھ گیا۔ اس نے تیزی سے آتش فشاں غار کی طرف چلنا شروع کر دیا یہ غار محل سے دور وادی میں ایک اونچے آتش فشاں پہاڑ کے اندر تھی۔ اس پہاڑ نے اب لاوا اگلنا بند کر دیا تھا۔ مگر اس کے اندر لاوا مزید کھولتا رہتا تھا۔ اور اس کا کڑوا کسیلا گندھکی دھواں غار میں ہر وقت بھرا رہتا تھا۔ اسی غار میں کستوری ناگن مورتی کی شکل میں پھینکی گئی تھی۔ چلتی چلتی کیٹی وادی میں آ گئی۔ آتش فشاں غار سامنے والے پہاڑ میں تھا۔ کیٹی نے غار کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ غار سے کچھ فاصلے پر ہی تھی کہ اس نے سانپوں کی پھنکار کی آوازیں سنیں۔



کیٹی وہیں رک گئی۔ پھر اس نے دیکھا کہ غار کو جانے والے راستے میں ایک جگہ پتھروں کے اوپر دونوں جانب بڑے بڑے سانپ اپنے پھن اٹھائے پہرہ دے رہے ہیں۔ وہ اپنے چوڑے بھیانک پھن بار بار دائیں بائیں گھما رہے تھے۔ جیسے نگرانی کر رہے ہوں۔ دیکھ رہے ہوں کہ ادھر کوئی دشمن تو نہیں آ رہا۔ شاید سانپوں کا یہ پہرہ ناگن ملکہ نے لگایا تھا تاکہ کوئی بھی شخص غار میں داخل نہ ہو سکے۔ کیٹی کو یہ خیال طاقت دے رہا تھا کہ وہ غائب ہے۔ اس نے سلیمانی ٹوپی پہن رکھی تھی اور اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ وہ بے دھڑک سانپوں کے درمیان سے گزرنے لگی۔ اس نے سانپوں کو غور سے دیکھا۔ اسے احساس ہوا کہ سانپ کچھ بے چین ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا تھا کہ انہیں کیٹی کی موجودگی کا احساس ہو گیا ہو مگر وہ کیٹی کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ دو سانپ تو پتھروں سے اتر کر سڑک پر بھی آ گئے۔ مگر وہ ادھر ادھر رینگنے کے بعد واپس پتھروں پر جا کر بیٹھ گئے۔ ان میں سے ایک سانپ نے دوسرے کو اپنی زبان میں کہا:

"مجھے لگتا ہے یہاں سے کوئی انسان گزرا ہے۔"

دوسرے سانپ نے جواب دیا:

"لگا تو مجھے بھی ہے مگر کوئی انسان نظر تو آ نہیں رہا۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ خاموشی سے پہرہ دیتے رہو۔ کوئی دکھائی دے گا تو ہم اسے ڈسیں گے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کیٹی اب غار کے دروازے پر آکر رک گئی۔ غار کے اندر سے زرد رنگ کا ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا۔ کیٹی نے خدا کا نام لیا اور غار میں داخل ہو گئی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید دھوئیں میں اس کا دم گھٹنے لگے گا اور آگ کی تپش بھی محسوس ہو گی۔ مگر ان میں سے کوئی بات بھی نہ ہوئی۔ دور سے اسے کھولتے لاوے کی سسکار سنائی دے رہی تھی۔ کیٹی گندھک کے دھوئیں میں غور سے دیکھتی غار میں قدم قدم آگے چلنے لگی۔

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے
قسط نمبر ۱۶۹ قبر کی سرگوشی پڑھیے۔

NEAR CHATTI GAR...
KAMONKI DISTT. GUJRANWALA

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

# عنبر ناگ ماریا کی بیٹی اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرا
۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

PDFBOOKSFREE.PK